الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شباب یا جوانی

علامہ مفتی عبد العلیم صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ)

شباب یا جوانی

انسانی زندگی کے تین دور ہیں ابتدائی زمانہ کو بچپن' انتہائی عمر کو بڑھاپا اور ان دو زمانوں کے درمیانی مدت کو جوانی یا شباب کہتے ہیں۔ہم جس وقت کی یاد ناظرین کے دل و دماغ میں تازہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس شباب کے آغاز یا جوانی کی ابتداء' انسان زندگی کی بہار کا سماں ہے' درخت کا بیج' زمین میں پہنچا' زمین کی اگانیوالی قوت پودا نکال کر مضبوط بنا رہی ہے' رحمت کے پانی کے چھینٹے نسیم بہار کے جھونکے' سرسبزی وشادابی کا سامان پہنچا رہے ہیں' یہاں تک کہ وہی چھوٹا سا پودا پھل پھول سے آراستہ ہو کر اپنے دلربایانہ' مستانہ انداز میں جھوم جھوم کر ایک عالم کو اپنی اداؤں کا متوالا بناتا' اور اپنے پھولوں پھلوں کی عام دعوت دنیا کو پہنچاتا ہے۔ انسانی زندگی کا بیج بھی مقررہ قاعدہ کے مطابق اس سرزمین میں پہنچ کر جہاں اس کی آبیاری کے لئے قدرت نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا رکھا ہے۔ نو مہینے کے بعد ایک نرم و نازک موہنی صورت لئے ہوئے جلوہ آرائے عالم ہوتا ہے' دودھ کی نہریں جو قدرت نے اس کی خاطر جاری فرمائیں' اس کے لئے غذا پہنچانے کا کام سرانجام دے رہی ہیں' پھر طرح طرح کی غذائیں اس کی تربیت کا فرض بجالا رہی ہیں۔

علم طب کے مطابق بدن کے جوڑ جوڑ کا حال دیکھنے والے مطالعہ کرتے ہیں کہ غذائیں معدہ میں پہنچتی ہیں معدہ کی گرمی ان کو دوبارہ پکاتی اور قسم قسم کے کھانوں کو ایک جان بناتی ہے' قدرت کی چھلنی نے تیار کئے ہوئے دلیئے کو اچھی طرح چھانا' تلچھٹ یا فضلہ باہر پھینکا گیا' اصل غذائی مادہ جگر میں پہنچا وہاں جگر کی مشینری نے دوبارہ اپنا کام شروع کا' اور جگر کی ہانڈی میں اچھی طرح پک کر چار قسم کے خلط تیار ہوئے زرد زرد پتلا پانی صفرا کہلاتا ہے' سپیدلیس دار رطوبت بلغم کہی جاتی ہے اور بالکل نیچے جل جانے والا مادہ سودا کہا جاتا ہے لیکن اس پورے غذائی مادہ کا اصلی جوہر سرخ رنگ لئے ہوئے خون بن کر قلب میں پہنچا۔پھیپھڑے سے آنے جانے والی ہواؤں نے اسے صاف وشفاف بنایا' رگوں کی نہروں اور نالیوں نے تمام بدن کے جوڑ جوڑ بال بال تک اس جوہر کو پہنچایا' بدن کے ہر ہر حصے نے اس سے غذا پائی اور کمزور جان میں اسی خون کے ذریعہ طاقت آئی بدن کی تربیت کے لئے جس قدر خون کی حاجت تھی خرچ میں آتا رہا اور انسانی پودا اسی خون کے ذریعہ نشوونما پاتا رہا' جب بدن کا بناؤ ایک اوسط درجہ میں آیا جو خوب بدن کی فربہی کی خدمت سے بچا' انسان کے بدن میں ٹھہرا اب ذرا غور کرو کہ یہ خون' تمام غذاؤں کا بہترین جوہر اپنے اندر رکھتا اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ اور بال بال کی سیر کر لینے کے سبب ہر ہر عضو کی کیفیت کا اثر پیش کرتا ہے۔ بلاتمثیل دریا کا پانی جس حصے سے گزرتا ہے اس کے اثرات اپنے ساتھ لئے چلتا ہے' اسی طرح رگوں کی نالیوں اور نہروں میں بہتا ہوا خون جب اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچا تو اپنے قطرے قطرے میں سارے بدن کے کمالات کا اثر رکھتا ہے' اور اس اثر کی لطافت سے اعضائے رئیسہ دل و دماغ خاص ذوق حاصل کرتے ہیں اور روح حیوانی اسی ارغوانی امرت سے لذت یاب ہوتی ہے' یہی امرت انسانی وجود میں وہ جوش وکیفیت پیدا کرتا ہے' جس پر لاکھوں کروڑوں ناپاک بوتلوں کے گندے ناپائدار نشے قربان' اسی جوہر میں وہ قوت ہے جو تمام عالم کے جواہرات کے خمیروں اور تمام عالم کی بہترین معجونوں میں مل جل کر بھی نصیب نہیں ہو سکتی' اسی جوہر کی طاقت سے آنکھوں میں نور' قلب میں سرور' بدن میں ہمت' حوصلہ وجرات بلکہ یوں سمجھئے کہ تمام وجود کی طاقت وقوت اسی جوہر کی بدولت تم اپنے سینوں پر اپنی پستانوں میں جو سختی جوان ہوتے وقت محسوس کرتے ہو یہی اسی خون کے جوہر یا جوانی کے مادہ یا شباب کی علامت ہے۔

انسانی عادت وفطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کسی شخص میں کوئی کمال پیدا ہوتا ہے فوراً اس کے اظہار ونمائش کے ولولے قلب میں خاص گدگداہٹ پیدا کرتے ہیں شاعر جب کوئی شعر تصنیف کرتا ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی اہل فن اس کو سنے' حسین وجمیل چاہتا ہے کہ میرے حسن وجمال کے قدرداں آئیں اور مجھے دیکھیں' مقرر چاہتا ہے کہ میری تقریر سن کر لوگ محظوظ ہوں' اور میں اپنے کمال دکھاؤں' سنار' لوہار' نجار' کاتب غرض ہر اہل فن کمال حاصل کرنے کے بعد اپنا کمال دکھانا چاہتا ہے' کسی شخص کے پاس دولت آتی ہے ثروت ملتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے اظہار ونمائش کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے' کبھی وہ اس کے اظہار کے لئے عالی شان مکان بناتا ہے' فرنیچر سجاتا ہے' عمدہ پوشاک پہنتا ہے اور دوست واحباب کو بلاتا ہے' بادشاہی ملتی ہے تو شان وشوکت کے اظہار کے لئے بڑے بڑے دربار منعقد کرتا ہے' روسا وامراء طلب کئے جاتے ہیں عجائب وغرائب سامان ہوتے ہیں' غرض یہ انسانی فطرتی جذبہ ہے کہ کمال کا اظہار کیا جائے یہی جذبہ اس خاص دولت ومخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔

بے شک زبان' بولنے کے لئے' کان سننے کے لئے' آنکھیں دیکھنے کے لئے بے چین ہوتے ہیں' اس لئے کہ ان اعضاء کا یہی کام ہے اسی طرح اس قوت کے اظہار کے لئے بھی ایک عجیب وغریب انتشار ہوتا ہے اور یہ مادہ مخصوص اپنے استعمال میں لائے جانے کے لئے بعض اوقات انسان کو مجبور اور بے قرار کر دیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہوگا۔

الشباب شعبة من الجنون:

اسی حالت سے عبارت اور ''جوانی دیوانی'' سے یہی مراد اور مطلب یہ بالکل درست کہ وہ جوہر جب اپنے کمالات دکھانے کی آرزوئیں لئے ہوئے میدان میں آنا چاہتا ہے تو جہاں اس کو موقع نہ دینا اور قدرت کی دی ہوئی اس نعمت کا غلط استعمال فضول ولغو ہی نہیں بلکہ تباہ کرنے والی صورتحال سے ضائع کرنا بھی سخت ترین ظلم ہی سمجھا جائے گا۔

دن رات کی عرق ریزی اور پوری محنت ومشقت کے ساتھ تجارت کے ذریعہ جو دولت ہاتھ آئی یہ ضرور ہے کہ اس کا ضروری کاموں کے لئے بھی صرف میں نہ لانا بخل اور اخلاقی خرابی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس کا بے جا استعمال اور آمدنی سے زیادہ صرف کرنا بھی یقیناً ایک نہ ایک دن دیوالیہ بنائے گا عمر بھر رلائے گا' کھویا خزانہ پھر نہ پائے گا اور اس وقت کا پچھتانا ہرگز کام نہ آئے گا۔

سمجھداروں کا یہ کام ہے کہ اگر تجارت کو ترقی دینا مقصود ہے تو کم از کم کچھ دنوں نفع کو بھی اصل میں شامل کریں اور اس طرح تجارت کے سرمایہ کو ترقی دیں۔

انسانی جواہرات کا یہ انمول خزانہ انسانی جسم کی بیش قیمت کانوں اور زندگی کے سمندر کی گہرائیوں سے نکل کر جسم انسانی کی بعض محفوظ کوٹھریوں میں پہنچا ہے اگر چند روز تک اس صندوق میں امانت رہے تو وہ دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو تقویت دینے والا' صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا ہوگا' رعب داب حسن وجمال کو بڑھانے والا اور مردوں میں مردانہ' عورتوں میں زنانہ خصوصیات کو چار چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی ذکاوت ترقی پائے گی' قوت حافظہ میں تیزی آئے گی' آنکھوں میں سرخی کے ڈورے' اس مالداری پر دلالت کرنے والے اور ہمت کی بلند پروازی' حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں زیادتی کی علامت ہوگی' البتہ اس کے بعد جب یہ سرمایہ کافی مقدار کو پہنچ جائے کہ مالداروں کی فہرست اور اعلیٰ تاجروں کی فرد میں نام شمار ہونے لگے اس وقت میدان عمل کی طرف قدم اٹھایئے۔ اور اس بیش گاڑھی کمائی کو بہترین طریق پر صرف میں لایئے' وہ صحیح طریق استعمال کیا ہے' آگے چل کر ملاحظہ فرمایئے' یہ فیصلہ ہم آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو کتنا مالدار بنایئے اور کم از کم کس حد تک پہنچایئے بشرطیکہ آپ کے متعلق' ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ اس معاملہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ایسے مالداروں کی کمی ہی نہیں' بلکہ تقریبا بالکل ہی نہیں' اس لئے مثال اور نمونہ پیش کریں تو کسے؟ اور آپ بھی معیار اور کسوٹی بنائیں تو کسے؟ بعض پرانے زمانہ کے لوگوں نے پچیس برس کی عمر کو ایک اوسط عمر قرار دیا یہ بتایا کہ اگر اچھی عمدہ غذائیں کھانے کو ملیں' بے فکری کی زندگی نصیب ہو' تو بدن کو اچھی طرح تربیت دینے اور کافی طاقتور بنانے کے لئے پچیس برس کی عمر تک اس امرت کی حفاظت کی ضرورت اور استعمال سے بالکل بچنے کی حاجت ہو لیکن پچیس تو پچیس آج ہمارے نوجوان ہنسیں گے اور مذاق اڑائیں گے اگر ہم ان سے یہ درخواست کریں کہ کم از کم بیس برس کی عمر تک اس کی حفاظت کرلو' اور اس انمول دولت کو یوں ہی ضائع نہ کرو ذرا صبر سے کام لو پھر اس کے بہترین نتائج دیکھو' اس کے بعد یا خیر جانے دو اس سے پہلے ہی سہی اس کا استعمال کرتے ہو تو تمہیں تمہاری ابھرتی ہوئی جوانی کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ اس پر رحم کھاؤ' اور اسے برباد نہ کرو' بے دردی سے لٹانے والے تو نہ بنو ورنہ یاد رکھو پچھتاؤ گے' اور بری طرح پچھتاؤ گے تم نے ابھی شاید پورے طور سے نہ سمجھا ہو کہ اس قیمتی خزانہ میں کیا کیا جواہرات موجود ہیں' دیکھو دیکھو' یہی کیا کچھ بننے والا ہے' یہ ایک بیج ہے' جس سے بہت سے پودے اگیں گے' بہت سے پھل نکلیں گے' بہت سے پھول کھلیں گے' آج بیج کو ضائع نہ کرنا اسی میں تمہاری آئندہ زندگی کی بہار پوشیدہ ہے۔

انسانی جوڑے:

قدرت نے ہر نر کے لئے مادہ اور ہر مادہ کے لئے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے عالم میں بنائے اور ہر ایک کے بدن کی مشین پر مختلف پرزوں اور آلوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق اس کی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں' مرد عورت کے لئے عورت مرد کے لئے' عنفوان شباب' یا انسانی زندگی کی بہار کے وقت ایسا ہی بے قرار ہے' جیسے پیاسا پانی کے لئے یا بھوکا کھانے کے واسطے اس لئے کہ مرد کے شباب کی قدر دان عورت اور فقط عورت ہی بن سکتی ہے اور اسی طرح عورت کے جواہرات جوانی کی قدر دانی مرد اور فقط مرد ہی کر سکتا ہے ایک دوسرے کے دل کا چین اور دوسرے کی جاں کا آرام' گانے والا بہروں کے سامنے گائے' کیا نتیجہ؟ عمدہ سینما کا تماشا اندھوں کو دکھایا جائے تو کیا فائدہ؟ اسی طرح اس زندگی کے امرت اور اس انسانی بیج کو کلر کھی زمین پر ڈالا جائے گا تو سخت حماقت اور بدترین جہالت' اس مادہ کی یہ خصوصیت کہ مرد وعورت کے ملاپ اور ایک دوسرے کے جذبات کے برانگیختہ ہونے پر رنگ بدلنا شروع کرتا ہے اور نیچے غدودوں میں پہنچ کر سپید یا زرد رنگ اختیار کرتا ہے۔ اب اگر صحیح موسم اور ٹھیک وقت پر ظاہری جسم کے ملنے کے ساتھ' مرد اور عورت کی یہ دولت مشترک سرمایہ کی صورت اختیار کرلے تو ایک پیاری موٹی صورت نو ماہ بعد جوانی کے پھل کی شکل میں جلوہ دکھائے۔ یہ قدرت فطرت نے عورت کو عطا فرمائی ہے کہ وہ مرد کی اس امانت کو حفاظت کے ساتھ رکھتی اور اپنے ہی خون جگر سے اس کو ترقی دیتی اور آخر بڑھا چڑھا کر ایک تیسرے انسان کے پیکر میں ڈھال کر سامنے لاتی ہے' اس لئے مرد کی اس دولت کے خرچ کرنے کی جگہ

عورت اور فقط عورت کے پاس اور عورت کی ابھرتی ہوئی امنگوں اور ولولوں کی قدر دانی کرتے ہوئے جام محبت و بادہ گلفام الفت کے ساتھ اس کو سیراب کرنا مرد ہی کا کام ہے۔

عورت اور مرد کے درمیان قانونی رشتہ کی ضرورت:

آپ نے ابھی مطالعہ فرمایا کہ اس انسانی بیج کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری کا زبردست بوجھ عورت ہی کے کاندھوں پر ہے۔ یہ مادہ عورت کے پاس پہنچ کر بڑھنا اور پلنا شروع ہوگا تو مہینہ کی مدت اس کی تکمیل کے لئے درکار ہے۔ اس زمانہ میں عورت فطرتاً اس امر کی محتاج ہوگی کہ کوئی شخص اس کی کفالت کرے وہ اپنی ضروریات زندگی کی طرف سے گونہ مطمئن رہے زیادہ وزنی اور بوجھل کام میں مصروف ہو کر اپنی قوت کو نہ گھٹائے تاکہ وہ مادہ اچھی طرح ترقی کے درجے طے کرتا جائے اس تکمیل کے بعد وہ بچہ پیدا ہو کر بھی دوسرے جانوروں کے بچوں کی طرح فوراً اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں؟ بلکہ ایک مدت تک اس امر کا محتاج کہ خود اس کی خبر گیری' کھلانے' پلانے' سلانے' اٹھانے' بٹھانے کے لئے ذمہ دار ہستیاں موجود ہیں' اس قسم کی زبردست ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا اگرچہ بظاہر آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس قسم کی خبر گیری کسی دینوی لالچ اور مالی نفع کے خیال سے اگر کی بھی جائے تو خاطر خواہ نہ ہوگی۔ اس لئے ضرورت ہے بچہ کے لئے خلق اور محبت کی' جس کے دل میں بچہ کی محبت کا درد اس انداز سے سمایا ہوا ہو کہ اس کی ذرا سی تکلف بھی اسے بے چین کر دے' اس کے آرام بغیر اسے آرام نہ آئے۔ اسی محبت فطرتاً صرف اسی ذات کو ہو سکتی ہے جس نے نو مہینہ تک اس کی حفاظت کی خدمت انجام دی یعنی اس نونہال کی ماں کہلانے والی خاتون چوبیس گھنٹے تک مسلسل ایک معصوم بے زبان کو دودھ پلانے' غذا پہنچانے اور ہر قسم کی خبر گیری کے فرائض بجالانے کی خدمت انجام دینے والی خاتون جب اپنا سارے کا سارا وقت اسی کام میں صرف کرے۔ جس کی اشد شدید ضرورت' تو خود اپنی ضروریات زندگی اور مصارف خانگی کے انتظام کے لئے کہاں سے وقت نکال سکے گی' لہذا ضرورت ہے کہ اس کے خرچ کی ذمہ دار کسی دوسری ذات کے سپرد کی جائے کہ عورت بے فکر ہو کر صرف بچہ کی خدمت بجالائے' ایک بے تعلق آدمی ایسی ذمہ داری کیونکر لے سکتا ہے اس ذمہ دار کا بوجھ یقیناً اسی شخص کے سر پر ہونا چاہیے جس کی امانت یہ عورت سنبھال رہی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ یہ امانت عورت کی تحویل میں آئے' ضرورت ہے کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جائے جو امانت دینے کے بعد اس کی خدمت کی ذمہ داری اسی طرح نباہ سکے' اسی تعلق کا نام تعلق ازدواج ہے اور اس قانونی رشتہ کی تکمیل کو نکاح کہتے ہیں۔

نکاح کی صورت اور حقوق مرد و عورت:

رشتہ نکاح ایک باقاعدہ ایسا قانونی تعلق ہے کہ مرد عورت کے کھلانے' پلانے' پہنانے وغیرہ اور آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کے مصارف کا پورے طور پر ذمہ دار ہو عورت اس مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ شریک زندگی بن کر اس کی امانت کی حفاظت اور ہر طرح خدمت کرنے کی مکلف' قطع نظر ان فائدوں کے جو ایک مرد کو عورت کی محبت اور عورت کو مرد کی رفاقت کے سبب جذبات الفت سے لطف اندوز ہونے اور خانگی زندگی میں آرام کی گھڑیاں گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں' سب سے بڑی بات جو یہ رشتہ باندھنے میں ہے وہ انسانی نسل کی بقاء و حفاظت کا مسئلہ ہے۔ اس قسم کا قانونی رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کے خلط ملط اور ناجائز تعلقات سے جو برے نتیجے آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی حمل گرانے اور کبھی پورے پورے زندہ سلامت بچوں کے نالیوں میں ڈالے جانے' کبھی جیتے جاگتے بچوں کو زندہ درگور کرنے یا گلا گھونٹ دینے کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا ادنیٰ حصہ بھی قلب میں رکھنے والا معمولی تامل سے معلوم کر سکتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالمانہ کام اور کیا ہوگا۔ ننھی ننھی معصوم بے زبان جانوں کو اس طرح ہلاک و تباہ کیا جائے۔

دنیا کی ہر قوم نے خواہ وہ مہذب کہی جائے یا غیر مہذب' انسانی نسل کی بقا و تحفظ کے لئے اس رشتہ کو ہر زمانہ میں ضروری سمجھا' اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اس رسم کے ادا کرنے کے لئے نہ کوئی طریقہ مقرر کیا' ہندوستان میں ہندو پنڈت صاحب کو بلا کر کنگنا باندھ کر عورت مرد کے دامن میں گرہ دے کر اس تعلق کو مضبوط کریں' یا برہما کے بدھمت پر چلنے والے عورت کے مرد کے ساتھ بھاگ جانے کو ہی اس تعلق کی مضبوطی کا طریقہ جانیں۔ یورپین عیسائی اقوام گرجا میں جا کر اس رسم کو ادا کریں' بہر صورت نتیجہ ایک ہی ہے کہ عورت مرد کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کی امانت خاص کی امین بن جاتی ہے۔

وہ مہذب دین جو انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل قانون پیش کرتا ہے اس باب میں بھی جامع قانون سامنے لاتا ہے کہ جس میں ایک ایک جزیہ موجود ہے۔ قرآن عظیم کو دیکھئے' سب سے پہلے بتایا جاتا ہے۔

فانکحوا ماطاب لکم من النساء عورتوں میں سے جو تم کو بھائے اس سے نکاح کرو

پھر تاکید کی جاتی ہے' حدیث میں آتا ہے' سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

نکاح میری سنت ہے جس کسی نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

پھر فرماتے ہیں ﷺ۔

تناکحوا وتنا سلوا فانی اباھی بکم الامم

نکاح کرو نسل کو بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا۔

پھر ایک مقام پر تو یہاں تک فرما دیتے ہیں۔

النکاح نصف الایمان

نکاح آدھا ایمان ہے۔

اسی مضمون کو ایک جگہ یوں ادا فرماتے ہیں۔

اذا تزوج العبد فاستکمل نصف ادین فلیتق اللہ فی النصف الباقی

بندہ جب اپنا جوڑا منتخب کر لیتا ہے تو آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے اب باقی آدھے کے لئے اللہ سے ڈرے۔

نکاح کو آدھا ایمان اور نصف دین بتا کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک انسان اس قانونی بندش میں اپنے آپ کو مقید نہ کرے گا قوت شہوانیہ کے جوش یا جنون جوانی اور اس آزادی کے زمانے میں دیوانہ بن کر خدا جانے کیا کچھ کر بیٹھے اس دولت بے بہا کو کس طرح برباد کر ڈالے جب بیوی پاس ہو گی تو اس قسم کے خیال آتے ہی اس کی روک تھام کا سامان مہیا کر دے گی اس لئے فرمایا گیا اور کتنا پاکیزہ نکتہ بتایا گیا۔

ایمارجل رای امراتہ فلیقم الی اھلہ فان معھامثل الذی معھا

جب کسی آدمی کو کوئی عورت بھائے یعنی کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر خاص خیال اس کے دل میں آئے تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے پاس وہی سامان موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس ہے۔

اسی کا عکس عورتوں کے لئے سمجھ لیا جائے کہ ان کے دل میں جب کبھی کوئی خیال پیدا ہو فوراً اپنے مرد کے پاس جائیں کہ اس کی تشفی قلب کا سامان اس کے پاس موجود اگر اس خزانہ کو جو مرد' عورت کے پاس ہے' مرد نے اجنبی غیر کی زمین میں ڈالا' یا عورت نے اجنبی اور غیر مرد کے چشمہ سے سیرابی حاصل کی تو ادھر وہ دانہ دوسرے کی ملک میں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں سے گیا دوسرا اسے سنبھالے یا نہ سنبھالے' تم سے گیا گزرا ہوا۔ ادھر اگر عورت نے یہی غلطی کی تو آئندہ یا سخت پریشانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے یا اس زبردست دولت کو برباد کر ڈالے اور قتل کا گناہ اپنے سر لے بہر صورت دونوں شکلوں میں نقصان ہی نقصان' نظر بر آں دنیا و آخرت دونوں حیثیت سے بھلائی و خیریت اسی میں ہے کہ بیج اپنی مملوکہ زمین میں بویا جائے اور زمین کی آبیاری اپنے اپنے ذاتی کنوئیں سے کی جائے آج تمہاری پنچائتوں اور جماعتوں نے ممکن ہے کہ اس مبارک رسم کو پورا کرنے کے لئے سخت پابندیاں لگا دی ہوں یا تمہار برادری کے رسم و رواج نے تمہیں مشکلوں میں پھنسا دیا ہوا' مثلاً سیلون کے سیلونی غیر مسلم و مسلم دونوں کی نوجوان لڑکیاں صبر کئے ہوئے اپنے ان ظالم بزرگوں کو بددعا دیتی ہوں جنہوں نے یہ قید لگا رکھی ہے کہ جب تک لڑکی اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا جہیز نہ لے جائے کوئی مرد اسے منہ نہ لگائے یا ہندوستان کے بعض گھرانوں میں یہ پابندیاں ہوں کہ جب تک مہر کی کثیر رقم اور جہیز کا بیش قیمت سامان برادری کے کھانے اور فضول باجے کے خرچ کے لئے روپیہ نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح کی رسم پوری نہ ہونے پائے۔ اسلام کا مبارک مذہب اس زبردست بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ بغیر قانونی رشتہ ہوئے مرد و عورت دونوں کے لئے ہلاکت' نہایت آسان قانون بتاتا' اور مرد و عورت دونوں کو کامل آزادی دیتے

ہوئے یہ بتاتا ہے کہ۔

النکاح عقد موضوع لملک المتعته ای حل استمتاع الرجل من المراته وهوینعقد بایجاب وقبول وشرط سماع کل واحد منهما لفظ الاخر وحضور حرین اوحروحرتین مکلفین مسلمین سامعین معهما لفظهما

نکاح تو ایک قانونی معاہدہ ہے جو بہت آسانی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے' ایک طرف سے ایجاب ہو' دوسری طرف سے قبول' دونوں ایک دوسرے کے الفاظ سن لیں (خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ) اور جس طرح ہر دینوی معاملہ کے لئے گواہوں کی ضرورت' اسی طرح اس معاہدہ کی تکمیل کے لئے صرف اس قدر درکار کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس پر گواہ ہو جائیں' مگر وہ گواہ آزاد ہوں' مسلمان ہوں اور دونوں فریق کے ایجاب وقبول کے دو بول سن لیں۔

مرد وعورت نکاح کے لئے راضی تو حاجت رجسٹریشن نہ ضرورت قاضی' عورت مرد سے بواسطہ وکیل کہے میں نے اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیا "مرد کہے" میں نے قبول کیا دو گواہ ان کلمات کو سن لیں' یہ لیجئے نکاح ہو گیا۔ اب خوب ایک دوسرے سے لطف صحبت اٹھائیں۔ نہ کوئی قانون اسے ناجائز بتائے نہ دنیائے تمدن میں اس سے کوئی فرق آئے' ان ہی دو بول کے سبب مرد نے تمام ذمہ داریوں کو قبول کر لیا اور عورت اب اس مرد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر چکی کہ دوسرے کسی مرد کو اس سے اس قسم کا فائدہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رہا جس کے لئے اس نے اپنے آپ کو اس مرد کے سامنے پیش کر دیا۔

اس مرد کے ذمہ ہے کہ اس کو پکا پکایا کھانا کھلائے' سلا سلایا کپڑا پہنائے' بچہ پیدا ہو تو اس کے مصارف کا بار اٹھائے عورت کا کام ہے کہ مرد کی اطاعت و فرمانبرداری کرے' اور اپنی محبت بھری دل لبھانے والی باتوں سے مرد کو ایسا رجھائے کہ وہ دوسری طرف مائل ہی نہ ہونے پائے' اسی پر عالم کے تمدن کا دارو مدار' ایسا نہ ہو تو اولاد کا پلنا بڑھنا اور دنیا کا ترقی کرنا دشوار۔

تقسیم کار اقتصادیات وتمدن ومعاشیات کا پہلا اصول اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ تعجب کا مقام ہے کہ پیشہ وحرفہ تجارت وزراعت غرض دینوی زندگی کے ہر شعبے میں تو تقسیم کار کی رعایت' لیکن وہ زندگی جس کے ساتھ انسان کو دن رات کے چوبیس گھنٹے گہرا تعلق اس اصول سے الگ کر دیا جائے' مرد وعورت کی مساوات و برابری' کے صحیح الفاظ کو یہ غلط جامہ پہنایا جائے کہ ایک دوسرے کے فرائض و اختیارات میں فرق نہ رکھا جائے' سخت بے سمجھی اور غلطی ہی کہی جائے گی' بے شک مرد وعورت میں مساوات ہے' اسی طرح کہ نہ مرد' عورت پر زیادتی کرنے پائے' نہ عورت مرد کے حقوق میں خلل لائے نہ اس طرح کہ مرد عورت بنے اور عورت مرد بن جائے' عورتیں بقاو تحفظ نسل انسانی کی اس اہم خدمت کو چھوڑ کر پارلیمنٹ ومیونسپل بورڈ لوکل گورنمنٹ کے اسٹیج پر آئیں اور مردزنانہ لباس زیب تن فرما کر گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کی نگہداشت فرمائیں' اگر جنگ کے وقت میں کس طرح جائز رکھا جائے کہ دفتر کے کلرک' مدارس کے مدرس' کالج کے پروفیسر' مالیات کے افسر تو میدان جنگ میں توپ وتفنگ چلانے کی خدمت پر بھیج دیئے جائیں اور دن رات کے مشاق نبرد آزما فوجی' سپاہی قلم دوات سنبھال کر دفاتر و مدارس میں بٹھا دیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ مرد وعورت کے فرائض بدل جائیں ورنہ ممکن ہے کہ عورتیں بال کاٹ کر مردوں کی سی صورت بنائیں' مرد داڑھی مونچھوں کو صاف کر کے مانگ پٹی میں مصروف ہو کر عورتوں کی شباہت پیدا کریں عورتیں اعلیٰ قابلیت تقریر وتحریر پیدا کر کے میدان عمل میں آئیں اور مرد خانہ داری کی خدمت بجالائیں' لیکن یہ کیونکر ممکن ہے کہ مرد وعورت اپنے ان اعضا وجوارح کی شکلوں اور صورتوں کو بدل دیں جن کے سبب ان دونوں میں قدرت نے امتیاز پیدا کیا اور اعضاء کی مناسبت سے ہر ایک کو ہمت اور حوصلہ دیا' عورتوں کو اپنے ان فرائض کی طرف سے بے توجہی مردوں کی اس اخلاقی خرابی کی بڑی حد تک ذمہ دار ہے جس کے سبب دنیا میں بالعموم اور یورپ میں علی الخصوص تخم انسانی کی بربادی ہوتی جاتی ہے۔

مرد و عورت کا ملاپ

یعنی

مقاربت کا فطری اور شرعی طریقہ

عورت اور مرد کے اعضاء کی ساخت ہی ہر ایک کے فرائض کی صورت سامنے لاتی ہے' چنانچہ قرآن کریم نے اپنے حکیمانہ انداز بیان میں جہاں اس مقدمہ کے دوسرے شعبوں پر مکمل ہدایت نامہ پیش کیا وہاں عورت مرد کے ملنے کا طریق بھی بتلا دیا۔

نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقد موا لا نفسکم (البقرہ آیت :233)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو استعمال میں لاؤ اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو

(یعنی وہ طریقہ استعمال کرو جس میں آئندہ نسل بڑھے) غیر فطرتی طریقہ اختیار نہ کرو ورنہ تخم حیات برباد ہو جائے گا بیج تربیت کے لئے مقام ہی نہ پائے گا اور کوئی حظ ولطف بھی نہ آئے گا۔

عیاش، عیش پرستی کے لئے نئے نئے طرز ایجاد کریں، نت نئی ادائیں اس میل ملاپ کے لئے نکالیں مگر عورت کی صحت، مرد کی عافیت اور تخم حیات کی خیریت وسلامتی کی صورت یہی اور فقط یہی ہے، حدیث میں صاف صاف بتا دیا کہ۔

لا تاتوا النساء فی ادبار ھن

عورتوں کے ساتھ ان کی پیچھے کی شرم گاہ کی طرف سے نہ ملو۔

پھر تاکید وتہدید فرمائی کہ۔

ملعون من اتی امراتہ فی دبرھا

وہ شخص جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام سے ملتا ہے ملعون ہے۔

اس لئے کہ اس طرح تخم حیات برباد ہو جائے گا، اور جانبین کی صحت میں بھی خلل آئے گا، جس طرح معمولی میل ملاپ میں سادگی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار جو ذوق وکیفیت پیدا کرتا ہے بناوٹی اور مصنوعی کیفیات میں وہ مزا نہیں آتا ہے، اسی طرح اس ملنے کی بھی سادگی کے طریق کو ملحوظ رکھنے میں خاص حظ وسرور مگر یہ سادگی، جانوروں کی سی بے تمیزی نہ ہو، اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ کہ اچھی طرح کھیلو کود وایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ، جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد کو پہنچیں، تب لطف صحبت اٹھاؤ۔

کاشت کے لئے ایک زمانہ مقرر، تخم ریزی کے لئے وقت معلوم، اگر بے وقت بیج زمین میں ڈالا جائے، ادھر محنت برباد جائے، اس گھر کی پونجی بھی اکارت جائے، اس لئے فرمایا گیا۔

فاعتزلوا النساء فی المحیض لا ولا تقربو ھن حتیٰ یطھرون ج فاذا تطھرون فاتوھن من حیث امر کم اللہ (البقرہ 222)

ایام ماہانہ کے بعد عورتوں سے الگ رہو (ان سے جس طرح ملا کرتے ہیں ایسے نہ ملو) یہاں تک
کہ وہ پاک ہو جائیں جب پاک ہو جائیں، توجسطرح خدا نے ملنے کا حکم دیا، اسی طرح ملو۔

عورتوں کے پاک ہونے کے بعد ملنے کا خاص وقت ہے اس وقت مقاربت وصحبت نتیجہ خیز ہوگی اطباء کی تحقیق بھی اس باب میں یہی ہے بعض نے تین دن بتائے، بعض نے کچھ اور بڑھائے الغرض پاکی کا زمانہ تخم ریزی کا وقت ہے اور ناپاکی کے دنوں میں علیحدگی ضروری، مگر یہاں پر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ گندگی اور ناپاکی ایسی ناپاکی نہیں جس میں چھوت چھات شروع کر دی جائے اور ایک صاف ستھری پاکیزہ عورت کو ایسا ناپاک سمجھ لیا جائے کہ کوئی اس کے ہاتھ کی چیز نہ کھائے۔ اس کو اپنے ساتھ کھانا بھی نہ کھلائے۔ نہیں نہیں وہ اس آزار میں مبتلا ہے تو نماز نہ پڑھے قرآن کو ہاتھ نہ لگائے، اور مرد اس زمانہ میں قربت نہ کرے لطف صحبت نہ اٹھائے باقی ساتھ کھلائے پلائے بلکہ پاس لیٹئے، ایک چادر میں سلائے تو مضائقہ نہیں صرف اس بات کا خیال رہے کہ بے قابو نہ ہو جائے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس میں نہ پھنس جائے۔

رجل سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال مایحل من امراتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا شانک باعلاھا

کسی شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجھے کس طرح ملنا جائز، حضور ﷺ نے فرمایا اس کے ازار کو مضبوطی سے بندھا رہنے دو اور بالائی حصہ سے لطف اٹھاؤ۔

یہی حکم اس وقت جبکہ زچگی کی کلفت اور نفاس کے سبب عورت میں قربت کی طاقت واہلیت نہ ہو حیض ونفاس کی حالت میں قربت میں نہ صرف یہ کہ تخم

انسانی بے کار جائے گا' اس لئے کہ یہ وقت تخم ریزی کا نہیں بلکہ جانبین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ' جو خون ان اوقات میں نکل رہا ہے اپنے اندر ایک خاص زہریلا مادہ رکھتا ہے اسی لئے قدرت اس کو باہر نکال رہی ہے' اگر اس زمانہ میں قربت کی جائے گی وہ زہریلا مادہ مرد میں اپنا اثر کرتے ہوئے اس کو گرمی اور خون کی خرابی کے دردناک ناپاک امراض میں مبتلا کردے گا ادھر عورت کو اس زمانہ میں کھال کے نازک ہوجانے کے سبب قربت کے تکلیف بھی ہو گی اور اس وقت کی حرکتوں کے سبب اگر زہریلا خون کچھ رک گیا تو اس کے کیڑے بدن میں پھیل کر سخت ترین امراض پیدا کردیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی طب اور اخلاقی وروحانی طب دونوں اصولوں میں اس کی ممانعت کردی گئی۔

۱۔ کلفت سختی' تکلیف رفع

غیر قانونی صورت --- زنا

جب قانونی رشتہ کے ہوتے ہوئے بھی حالت حیض ونفاس میں مقاربت شرعی وطبی دونوں اصولوں سے ناجائز قرار پائی۔ اس لئے کہ اس میں تخم انسانی کی بربادی ہے تو ذرا غور کرو کہ جہاں قانونی رشتہ ہی نہ ہو یا دوسرے کسی شخص کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے یا ابھی آزاد ہے' کسی سے نکاح ہوا' اور اس تخم انسانی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو اس انمول امرت کا ایسی زمین پر ڈالنا اور برباد کرنا کس قدر شدید ظلم ہے اگر عورت کسی مرد کے ساتھ قانونی رشتہ میں بندھی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں کسی اجنبی نے اس کے ساتھ قربت کی' دوسرے کی زمین میں اپنا بیج ڈالا' اس کے ہاتھوں سے تو گیا برباد ہوا۔ اگر اس عورت کا جائز قانونی شوہر اس پر اطلاع پاوے تو انسانی شرافت' حیاء اور غیرت اس کو ہرگز اجازت نہ دے گی کہ وہ اپنی اس عورت کو منہ لگائے۔ اس طرح ایک طرف یہ اجنبی غاصب بنا' دوسرے کی ملک میں خلل انداز ہوا' دوسرے وہ عورت نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی ہوئی' اس خزانہ کی بربادی بہر صورت ہوہی گئی' اور اگر بالفرض وہ جائز شوہر ایسا بے حیا و دیوث ہے کہ اس کو ناگوار نہ جانے (یا نیوگ کے مسئلہ کو صحیح مانے جس کو کوئی شریف الطبع انسانیت کا جوہر رکھنے والا کبھی جائز نہیں رکھ سکتا) یا بالفرض اسے اس خباثت کی خبر نہ ہو اور عورت کی عیاری وچالاکی اس راز کو چھپائے تو کیا اس اجنبی کی غیرت اس کو گوارا کرتی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کی جائز بیوی کے ساتھ ایسا برا کام کرے' اگر گوارا نہیں کرسکتا اور غیرت والا شریف آدمی تو ہرگز گوارا نہ کرے گا۔

ادیوث بے غیرت بے شرم

ہر چہ بر خود ناپسندی بہ دیگراں ہم پسند

جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو' جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے' اگر آج تم ایک عمل کو اپنے لئے جائز سمجھ رہے ہو تو تیار ہو جاؤ کہ کل دوسرے تمہارے مقابلہ میں بھی اس کو جائز سمجھیں گے اگر کوئی زمانہ ایسا نازک وتاریک بھی آجائے کہ جانبین سے یہ خیالات غیرت و حمیت ہی مٹ جائیں تو وہ انسانی نسل کی تباہی وبربادی کا انتہائی وقت ہوگا۔

فاعتبروایا اولی الابصار

اب رہی وہ شکل کہ عورت کسی جائز رشتہ میں منسلک نہیں اگر پاکدامن ہے عفیفہ ہے' باعصمت ہے اور آج ہی کوئی مرد اس کی عزت وعصمت وعفت کو اپنی سیاہ کاری سے برباد کر رہا ہے یا وہ خود جوانی کے جنون میں گرفتار ہو کر اس زشت کاری کا شکار ہو رہی ہے تو۔

ہوشیار آدمی کو لازم ہے

کام کا پہلے سوچ لے انجام

اگر یہ بیج اپنے مقام پر پہنچ کر جم گیا' پودا اگا' پھل نکلا تو کیا یہ عورت اپنی اس بے بسی کی حالت میں اس کی تربیت کی ذمہ داری لے سکتی ہے؟ اور کیا اس نمونہ کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر کسی شریف وباحمیت مرد سے جائز تعلق پیدا کرنے کے لئے منہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ اس کو ضائع کرے گی؟ اور ایک خون' ایک قتل کی مرتکب بنے گی؟ یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے نالیوں میں پڑے جیتے جاگتے بچے کراہ کراہ کر پکار رہے ہیں کہ ہم ظالم مرد وعورت کے ظلم کا شکار ہو رہے ہیں' ماں کی درد بھری آہیں سخت سے سخت کلیجہ کو بھی تڑپا دیتی ہے۔

آہ.....! وہ گوشت کا ٹکڑا جو ابھی کچا پکا گرایا گیا اگرچہ ابھی بے زبان ہے اس کی ہائے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر ان قاتل' ظالم مرد' عورت پر لعنت کر رہا ہے' جنھوں نے اس پر آفت ڈھائی۔

مقننین سے دو دو باتیں:

قانون دعویٰ کرتا ہے' دنیا میں امن وامان قائم کرنے' ظلم کو روکنے قتل وغارت کو مٹانے کا لیکن کیا کوئی مقنن ہمیں بتائے گا کہ اس بے زبان پر جنھوں نے ظلم کیا' ان سے بھی کوئی مواخذہ کیا گیا؟ اگر کوئی ڈاکو کسی آدمی کو مار ڈالے تو خواہ اس مقتول کا کوئی عزیز وقریب قصاص کا طلب گار ہو نہ ہو

پولیس تحقیقات کرے گی قاتل کا پتہ چلائے گی اور جج اپنی خونی سرخ پوشاک پہن کر عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر قاتل کو پھانسی کا حکم سنائے گا۔ لیکن دن دھاڑے ان ننھی ننھی جانوں پر ظلم کا پہاڑ توڑا جا رہا ہے اور خرمن انسانیت پر ڈاکہ زنی کی جا رہی ہے کوئی ہے؟ جوان مظلوموں کی داد سنے اور کوئی ہے؟ جو اس ظلم کے انسداد کے لئے کمر ہمت باندھے یہ مانا کہ بچہ کا گرانا اگر ثابت ہو جائے تو ایسا کرنے والی کو بعض عدالتوں سے سزا تجویز کی جاتی ہے لیکن اس سے اصل مرض کا علاج نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ نفس فعل زنا کو جرم نہ قرار دیا جائے' وہ حکیم مطلق جس کو اپنی مخلوق کو آرام و آسائش اور اس کے امن وامان کا پورا دھیان' اس ظلم کے انسداد کے لئے قانونی دفعہ وضع فرماتا ہے اور اس ظلم کو ایک شدید جرم قرار دیتا ہے۔

زنا کی حد اور اس کا فلسفہ:

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں انسان کا قتل کرنا اور اس کی جان لینا ایک اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس قتل میں بچہ' جوان' بوڑھا' عورت مرد سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے کہ قاتل حقیقتاً سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے' پس جب قتل میں بوڑھا بچہ سب برابر تو دو دن کا بچہ بلکہ ابھی ابھی دنیا کے پردہ پر قدم رکھنے والا بچہ بلکہ رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال بلکہ صلب پدر کی خوشنما کیاریوں میں اچھلنے کودنے والا وہ مادہ جو کل کو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر جج کی کرسی پر بیٹھنے والا ہو سکتا ہو' اس کو خاک میں ملانے والا' اس کو برباد کرنے والا' اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا' اس کو زمین میں دفن کرنے والا یا بربادی کے لئے جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا' کس اصول کے مطابق مجرم قتل نہ قرار دیا جائے؟ اور کیوں نہ وہی سزا پائے جو ایک مجرم قتل کو دی جاتی ہے؟ اگر ایک آدمی نے قتل کیا تو وہ ایک مجرم' اگر دو نے اس کو مل کر انجام دیا تو وہ دونوں مجرم و ملزوم' پس وہ عورت و مرد جو اس انمول امرت کو پانی کے مول بہا کر ضائع یا اپنے نفسانی ذوق کے لئے تھوڑی دیر مزا اڑانے کی خاطر ایک انسانی جان کا اس طرح خون کر رہے ہیں کیوں اس جرم سے بری سمجھے جائیں؟ اور کہاں کا انصاف اور کون سا عدل ہے کہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دی جائے بلکہ یہ جرم جرم ہی قرار نہ پائے؟

سیوا جی نے اگر قتل و غارت گری کو اختیار کیا تو وہ ظالم کہاں گیا۔ پنڈھاریوں نے اگر قتل و غارت گری کو پیشہ بنایا تو اس کے استیصال کی تدابیر عمل میں لائی گئیں مگر وہ بدکار عورتوں کا جتھا جو دن رات انسانیت کے خرمن پر بجلیاں گرا رہا ہے اور بازاروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں نونہالان نسل انسانیت کو اپنی غارت گریوں میں شریک کرتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی آئندہ نسل کو برباد کر رہا ہے' یونہی شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے اور ان پر کوئی فرد جرم نہ چلنے پائے یہ کون سا انصاف ہے؟ قانون فطرت عدل پر مبنی ہے اس میں ظلم کی گنجائش نہیں۔

زنا کے لئے اسلامی قانون:

آج دنیا اپنی نفس پرستی کے لئے اندھی ہو جائے لیکن وہ خدائے قدوس جس کو اپنے بنائے ہوئے کی قدر و قیمت خود معلوم' اس غیر قانونی صورت سے انسانی جان تلف کرنے والے' مرد و عورت دونوں پر فرد قرارداد جرم لگاتا' اور وہی سزا ان کے لئے مقرر فرماتا ہے جس کو قاتل نفس کے لئے مقرر فرمایا ہے اور تمام عالم کے مقننین نے بھی اپنے قوانین میں اس کو داخل تو کیا مگر صرف قاتل نفس کے لئے نہ زنا کے لئے' یعنی جان کے بدلے جان' قتل کے بدلے قتل' قانون مقدس کی دفعہ ملاحظہ ہو۔

الزانیه والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائته جلدته ولا تاخذکم بهما رافته فی دین الله

(النور آیت 2)

زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ہر ایک کے سو سو درہ مارو چمڑے کا درہ وہ بھی سوا اور سختی سے مارے جائیں کہ خبردار دیکھو ان پر شفقت و رافت نہ کرنا یہ اللہ کا حکم ہے (وہ ناپاک اس قابل نہیں کہ ان پر شفقت کی جائے)

یہ درہ کی سزا بھی اس وقت ہے جب کنوارے ہوں' قانونی جائز جوڑا اب تک ملا ہی نہ ہو اگر جوڑا ہوتے ہوئے پھر بھی ایسی نازیبا حرکت کی ہے تو چمڑے کا درہ نہیں' اس کی سزا پتھر ہے' نظیر ملاحظہ ہو۔

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لماعز بن مالک احق مابلغنی عنک؟ ومابلغک عنی قال بلغنی انک قد وقعت علی جاریةالی فلان فشهد اربع شهادات فامربه فرجم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا کیا یہ سچ ہے جو مجھے تمہارے متعلق یہ خبر پہنچی ہے۔ عرض کیا کہ حضور میرے متعلق کیا معلوم ہوا؟ سرکار نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم فلاں خاندان کی چھوکری کے ساتھ ملے اس پر چار گواہیاں لی گئیں اور بالآخر ان کو رجم کیا گیا (یعنی بیچ میں کھڑا کر کے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ انہیں پتھروں میں دب کر مر گئے)

زنا کسے کہتے ہیں؟

قانون کی کتابوں میں زنا کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ

الزنا وطی الرجل المراۃ فی غیر الملک وشبھہ

زنا اس مجامعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی ملک اور شبہ ملک میں نہ ہو۔

زنا پر حدیا دینوی سزا:

سزا مختصر الفاظ میں یوں بتائی گئی۔

للمحصن رجمعۃ فی فضا حتی یموت ولغیر المحصن جلدۃ مائۃ

نکاح شدہ (مرتکب زنا) ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو درے مارے جائیں۔

یہی زنا ہے جو آج تہذیب کی مدعی حکومت کے نزدیک جرم ہی نہیں بلکہ اس لوٹ مار قتل وغارت کا نام رکھا جاتا ہے آزادی اگر آزادی کا یہی مفہوم صحیح ہے تو چوروں ڈاکوؤں کو لٹیروں کو کیا وجہ ہے کہ آزادی نہیں دی جاتی۔ یہ اپنے حظ نفس کے تحت ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے حظ نفس ہی کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں قیدیوں کو قید خانہ میں بھی چوری کے جرم کی خرابیاں سمجھانے کے لئے مبلغین بھیجے جائیں، لیکن کبھی اس جرم کے انسداد کے لئے بھی کوئی مبلغ بازاروں اور گلی کوچوں میں پہنچا' جب جرم جرم ہی نہ سمجھا جائے تو پھر ان امور کا کیا شکوہ رب العالمین اپنی مخلوق کی تربیت کے لئے جس روف و رحیم مبلغ دین قویم رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مبعوث فرماتا ہے وہ دیکھو کس محبت کے ساتھ فرماتے ہیں۔

جوانوں کے نام محبت کا پیغام:

یامعشر الشباب من استطاع منکم الباء ۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ دجاء

اے (مرد و عورت) جوانوں کے گروہ تم میں سے جس کسی میں جماع کی قوت ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے یہ نظر کو بھی محفوظ رکھے گا یعنی خیالات بھی خراب نہ ہونے پائیں گے اور شرم گاہ کی بھی حفاظت کرے گا جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو یعنی عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے یا عورت کو اس کی مرضی کا شوہر نہ ملے وغیرہ پس اسے چاہیے کہ روزہ رکھا کرے روزہ رکھنے سے نفس پر قابو اور خواہش نفسانی کو روکنے کی عادت ہو جائے گی۔

پھر تحریص کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

یا شباب قریش لا تزنوا الامن حفظ فرجہ فلہ الجنۃ

اے قریش کے نوجوان مرد اور عورتوں دیکھو زنا نہ کرنا' خبردار ہو جاؤ جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اسے جنت ملے گی۔

ترغیب کے لئے فرماتے ہیں

زنا سے بچے تو عبادت کا مزا پائے:

مامن مسلم ینظر الی محاسن امرا ء ۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ الااحدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتھا

کسی مسلمان کی نظر جب اتفاقی طور ایک بارگی کسی عورت کے حسن وجمال پر پڑ جاتی ہے اور پھر خدا کے خوف سے وہ اپنی آنکھیں اس کے حسن سے بچالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے جس کا وہ مزہ پاتا ہے

اس تحریص وترغیب کے بعد تہدید وتنبیہ وتخویف دیکھو۔

آج دنیا نے زنا کو بہت معمولی چیز سمجھ لیا اس کو ایسا نظر انداز کیا جانے لگا گو کو یا یہ کوئی بری بات ہی نہیں' حالانکہ حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ۔

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے

ما ذنب بعد الشرک اعظم عند اللہ من نطفۃ وضعھا رجل فی رحم لا یحل لہ

شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے مادہ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محل مخصوص میں پہنچائے جو اس کے لئے حلال نہیں (یعنی جائز قانونی بیوی نہیں) بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمادیا کہ۔

زنا کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے :

اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق راسه کالظلة

جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینے سے نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح آسمان اور زمین کے درمیان معلق ٹھہر جاتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ۔

کیف ینزع الایمان منه؟ قال ھکذا وشبک اصابعه ثم اخرجھا

ایمان نکل کیونکر جاتا ہے؟ تو ابن عباس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں کھینچ لیا اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح۔

یہاں تک کہ اسی لئے صاف صاف فرمادیا کہ۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن

مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زانی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

خدا پر ایمان ہے اس کو حاضر و ناظر جانتا ہے' تو اس سے نہ شرمائے گا کہ وہ رب عظیم تو دیکھ رہا ہے اس روسیاہی کو مول لے کر اسے کیا منہ دکھاؤں گا اس کے رسول اکرم ﷺ نے تو بتا دیا کہ۔

الزانی بحیلة جاره لا ینظر اللہ الیه یوم القیمته ولا یزکه ویقول له ادخل النار مع الداخلین

اپنے ہمسایہ کی حلال عورتوں کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کی طرف مالک عالم ذرا بھی نظر التفات نہ فرمائے گا اور نہ اسے ناپاکی سے پاک کرے گا بلکہ یوں فرمائے گا کہ جا اور جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی جہنم میں جا۔

کیونکہ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اشتد غضب اللہ علی الزناة ان الزناة یاتون تشتعل وجوھھم نارا

زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے قیامت کے دن تو ان کا عجیب حال ہوگا زانی مرد و عورت قیامت کے دن اس طرح دربار خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے۔ آج پردوں میں چھپ چھپ کر کالا منہ کر لیں۔ کل قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا اور سب میں رسوائی ہوگی۔

ان السموات السبع والارضین السبع والجبال لتلعن الشیخ الزانی وان فروج الزناة لیوذی اھل النارفتن ریھا

ساتوں آسمان ساتوں زمینیں اور پہاڑ بڈھے زناکار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زناکار مرد و عورت کی شرم گاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی اس بدبو سے تکلیف پہنچے گی۔

آج ذرا سے بھنگے سے ڈرتے ہو سانپ کی صورت بلکہ نام سے بھی بھاگتے ہو سن لو کہ۔

من قعد علی فراش مغیبة قبض الله له ثعبا نایوم القیمة

جو کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہم بستر ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کر دے گا۔

وہ خطیب امم سید اکرم ﷺ کیسے دل لبھانے والے انداز میں وعظ فرماتے اور مسلمانوں کے گروہ کو پکارتے ہیں۔

زنا کرنے سے افلاس آتا ہے:

یامعشر المسلمین اتقوا الزنا فان فیه ست خصال ثلاث فی الدنیا وثلث فی الاخرة فاما التی فی الدنیا فیذهب بها الوجه ویورث الفقر و ینقص مسکنت العمر و مالتی فی الاخرة فیورث السخط وسوء الحساب والخلود فی النار.

اے مسلمانوں کے گروہ زنا سے بچتے رہنا اس کی چھ خاصیتیں ہیں تین دنیا میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ (1) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے (2) آخر کبھی نہ کبھی فقیری اور آتی ہے ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہو ہی جاتی ہے (3) عمر گھٹتی ہے اور آخرت کی تین باتیں ہیں کہ (1) اللہ کا غضب ہوتا ہے (2) برا حساب ہوتا ہے (3) اور جہنم میں پڑا رہتا ہے۔

مرد و عورت زنا کے گناہ میں دونوں برابر:

یہ تمام احکام مرد و عورت سب کے لئے یکساں ہے بے شک وہ مرد جو اس دولت بے بہا کو برباد کرتا اور نامہ اعمال کو گناہ کی سیاہی سے کالا بناتا ہے سزا کا مستحق، عذاب کے قابل اس کے چہرہ پر پھٹکار برسے، فقیری و مصیبت میں مبتلا ہو دنیا و آخرت دونوں میں روسیاہ ہو اسی طرح وہ عورت جو اپنی عفت و عصمت جیسی بیش قیمت چیز کو چند لمحہ کی ناپائیدار لذت کے سبب خاک میں ملا کر عمر بھر کے لئے کلنک کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائے یقیناً سخت سزا کی سزاوار، عذاب خداوندی میں گرفتار نہ دنیا میں کوئی غیرت والا عزت والا مرد ایسی بے غیرت و بے حیا کا خریدار نہ آخرت میں اس کی طرف نظر کرم پروردگار لیکن وہ بازاری فاحشہ عورتیں جنہوں نے حیاء و شرم کے نقاب کو اٹھایا پہلے ہی بے غیرتی کے پشواز کو پہنا وہ یقیناً انسانی سوسائٹی کے لئے وہ ناپاک کیڑے ہیں جو پلیگ اور ہیضہ کے کیڑوں سے زائد دنیا کے لئے خطرناک ہیں۔

عالم کا کوئی طبیب زمانہ کا کوئی ڈاکٹر اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف انسانوں کے ملنے کے سبب عورت اپنے جوہر عفت و عصمت ہی کو نہیں کھوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت جیسی بیش قیمت دولت کو بھی خیر باد کہتی ہے طاعون وہیضہ کا مرض اس قدر پھیلتا ہو یا نہ پھیلتا ہو لیکن وہ ناپاک متعدی امراض جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر رہے ہیں یقیناً ایسے ہی چشمہ امراض سے سیرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محکمہ حفظان صحت سے دو دو باتیں:

ہاسپٹل مختلف مواقع پر کھولے گئے تاکہ امراض کی دوائیں مفت تقسیم کی جائیں مرض کے آنے سے پہلے حفظ ماتقدم کے لئے چیچک کا ٹیکہ لگانے کا انتظام بھی بہت باضابطہ کیا گیا یہاں تک کہ حج کے فرض کو ادا کرنے بھی کوئی جانے نہ پائے جب تک کہ ٹیکہ نہ لگایا جائے ذرا آب و ہوا میں خرابی آئی کہ فوراً (DISINFECTION) کا کام جاری ہوا کوچہ و بازار میں بہنے والی نالیوں میں فنائل ڈالا گیا لیکن ان گندی نالیوں کی صفائی کی بھی کوئی تدبیر کی گئی جن کے کیڑے آتشک اور سوزاک، برص اور جذام جیسے ناپاک امراض کو دن بدن پھیلاتے ہی چلے جا رہے ہیں چیچک اور طاعون کے اعداد و شمار ہمیں بتائیں گے کہ کس قدر جانیں اس میں ہلاک ہوئیں اور کتنے بیمار لیکن کوئی دفتر اس کا بھی ہے جس میں ان ناپاک امراض کی فہرست ہو؟ اگر نہیں تو اطباء سے پوچھو ڈاکٹروں سے دریافت کرو وہ بتائیں گے کہ یہ مہلک امراض ان گلیوں اور کوچوں سے چل کر بڑے بڑے شرفاء کے محلوں اور قلعوں میں پہنچ چکے ہیں بدکار، حرام کار مردان گندی بیماریوں کو بازاری عورتوں سے دام دے کر خریدتے ہیں ان ناپاک مردوں کے کرتوت کے سبب گھر میں بیٹھنے والیاں بھی ان امراض کا شکار ہو رہی ہیں وہ بے چاریاں اپنی حیاء و شرم کے سبب اس راز کو چھپاتی ہیں اور بلاوجہ و بلاقصور معصوموں کی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں کیا کوئی دردمند ہے جو ان بے کس معصوم خاتونوں ہی کے حال پر رحم فرمائے اور ان بے زبان مظلوموں ہی کی خاطر سے ان کی ناپاکی کے انسداد کی تدبیر عمل میں لائے؟

زنا کا لائسنس اور ڈاکٹری معائنہ:

بعض ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بازاری پیشہ ور عورتوں پر یہ قید لگائی گئی ہے کہ وہ اول حرام کاری کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کریں اور زنا کا لائسنس (اجازت نامہ) لیں اور اس کی فیس حکومت کے خزانہ میں داخل کریں' پھر ہر ہفتہ یا پندرھویں دن اپنا ڈاکٹری معائنہ کرائیں' اگر کسی متعدی بیماری میں مبتلا پائی جائیں تو اس بیماری سے صحت پانے تک لائسنس ضبط رہے۔ نیز عیاش طبع حرام کاروں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ کسی پیشہ ور عورت کے پاس جانے سے پہلے اس کا لائسنس اور صحت کی رپورٹ دیکھ لیں۔

اس قانون پر اخلاقی حیثیت سے تو تبصرہ کرنا ہی بیکار ہے جن کے نزدیک زنا جیسا ناپاک کام اخلاقی جرم ہی نہیں' انہیں نائیکہ کی طرح کمائی میں حصہ لڑانے اور ٹیکس لینے میں کیا شرم عار یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے ڈاکٹری معائنہ کا نمونہ رات دن دنیا کے سامنے پیش اگر ایک سنگدل قصاب اپنے ٹکے سیدھے کرنے کے لئے کمزور نا تواں بیمار جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ڈاکٹر صاحب کی جیب گرم کر کے بہت آسانی سے حاصل کر سکتا ہے تو ان نرم و نازک دلربایانہ مورتوں کو پاس حاصل کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے؟ درآنحالانکہ ان کو یہ خوف دامن گیر ہے کہ اگر صحت کا پاس نہ ملا تو گاہک دوسرا گھر دیکھ لیں گے اور مکان ہمیشہ کے لئے ٹھنڈی پڑ جائے گی۔

نوجوان مردوں سے خطاب:

پیارے نوخیز نوجوانو' تمہیں اپنی ابھرتی ہوئی جوانی کا صدقہ' سنبھلنا' بچنا' ہوشیار رہنا دیکھو دیکھو اس گلی میں قدم بھی نہ رکھنا جہاں تمہاری جوانی کے چور بستے ہیں تمہاری عمر بھر کی کمائی برباد ہوگی سخت ناپاک امراض کی مزید سزا ساتھ ملے گی' خدا کے دربار میں روسیاہ اور دنیا کی آنکھوں میں بے قدر' عمر بھر کے لئے صحت سے مایوس' عافیت آرام اور چین کی زندگی خواب و خیال ہو جائے گی عقل والے انسان کا کام ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

مختلف قسم کے کھانے' کھٹے' میٹھے' تیز ترش سب ملا کر ایک جگہ رکھ دیں سڑیں گے بدبو پیدا ہوگی' کیڑے پیدا ہوں گے برہما کی "نھی تم نے نہ چکھی ہوگی یہ وہ مچھلی ہے جو سرکہ اور کھٹائی میں مدتوں سڑائی جاتی ہے جب اس میں موٹے موٹے کیڑے پڑ جائیں تب وہ عمدہ خوبصورت پلیٹ میں نکال کر نہایت مکلف سرپوش سے ڈھکی ہوئی سامنے آتی ہے چینی کی سنہری کام دار طشتری اور سرپوش کو دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ کوئی عمدہ کھانا ہوگا تمہارا جی للچائے' منہ میں پانی بھر آئے مگر جب کھولو گے تو اگر دماغ صحیح ہے یقیناً اس کی بدبو ناک میں جاتے ہی ایسا پراگندہ بنائے گی کہ سب کھایا پیا بھول جاؤ گے پھر گبریلے کی طرح گجگجے کیڑے جب چلتے ہوئے نظر آئیں گے کھانا تو بڑی بات ہے محض دیکھ کر استفراغ نہ ہو جائے تو ہم ذمہ دار ہاں جو برہمی اس کے کھانے کے خوگر ہو چکے ہیں ان کے لئے البتہ یہ غذا خوشگوار۔

پیارے عزیز و بازاری عورتیں بھی وہی برہما کی "نھی" ہیں پوڈر اور سرمہ پر نہ بہلنا' بالوں کی بناوٹ اور پشواز کی سجاوٹ پر نہ دیکھنا یہ وہی سرپوش اور طشتری ہے جس میں مختلف مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اس کے مزاج کو بدل کر اس قدر سڑا دیا ہے اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو جو دیکھنے میں نہیں آتے' اس میں پیدا کر دیا ہے کہ تم اس کے پاس گئے اور انہوں نے ڈنک مارا بہر حال یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت آرام و راحت تندرستی و صحت اور عیش و عشرت کو نہ کھو بیٹھنا

نہ لائق بود عیش با دلبرے　　　　که هر بامداد ش شوهرے

طوائفوں کے نام محبت کا پیغام:

بازاری و پیشہ ور عورتیں ناراض ہوں گی کہ ہم نے انہیں کیا کچھ کہا' وہ ہمیں گالیاں دیں گی کہ ہم نے ان کی روزی کو تباہ کرنے کا سامان کیا' لیکن انہیں بتا دیا جائے کہ ہم نے ان سے جو کچھ کہا ان کے بھلے کے لئے کہا' اب ہم انہیں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ۔

اے اللہ کی بندیو تم انسان ہو' انسان کی طرح پیدا ہوئی ہو' قدرت نے تم کو عقل دی' اور سمجھ دی اور اس عقل و سمجھ کے سبب اور جانداروں پر فضیلت دی۔ انسان کو جان و مال اور اولاد پیاری ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ سمجھدار شریف الطبع انسان وہ کہا جاتا ہے جس کو ان تینوں کے مقابلہ میں عزت پیاری ہو' کتنے بہادر ہیں جو جان پر کھیل جائیں' مال لٹائیں اولاد کی پرواہ نہ کریں' لیکن اپنی عزت پر حرف نہ آنے دیں کیا تم نے اس دنیا میں آنے سے پہلے عزت والے باپ کی پشت میں تربیت پائی ہے اگر ایسا ہے تو کیا تم بھی اس کی قائل ہو اور عزت کی اپنی نظر میں کوئی قدر و قیمت سمجھتی ہو اگر ایسا ہے تو کیا تم نے کبھی سوچا' کبھی غور کیا کہ آج سوسائٹی میں تمہاری کیا عزت ہے سوسائٹی سے مراد اپنی قوم کا محدود دائرہ نہ لینا' دنیا میں نظر دوڑاؤ اور اپنے لئے جگہ تلاش کرو' آج مانا کہ بڑے بڑے راجہ بھی تم پر جان نثاری کے دعوے کرتے ہیں تم کو ان کے برابر بیٹھنے کا نہیں بلکہ لیٹنے کا بھی موقع ملتا ہے مگر کیا تم سچے دل سے کہہ سکتی ہو کہ تم کو وہ عزت حاصل ہے جو ایک غریب' مفلس' پاک دامن بی بی کو حاصل ہوتی ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

اگر تم کو اولاد پیاری ہے تو کیا تم ہی انصاف سے بتاؤ گی کہ تمہاری وہ گاڑھی کمائی جو مدتوں کی محنت کے بعد تمہارے وجود میں آئی دن رات کو اٹکھیلیوں میں کس بری طرح برباد ہوتی ہے مانا کہ اس کی تربیت بھی کی اگر وہ تمہاری جنس یعنی لڑکی کی صورت میں نمودار ہوئی تو آخر کیا تم پسند کرتی ہو کہ وہ بھی اسی طرح بے عزت بنے' اسی طرح پیشے پر بیٹھے اگر لڑکا ہو تو کیا تم گوارا کرتی ہو کہ اسکو کوچہ بازار میں بھی حرام زادہ ہی کہہ کر پکارا جائے' تمہاری جان اگر تم کو پیاری ہے تو کیا تم نہیں چاہتیں کہ امراض سے بچو اور بیماریوں کا شکار نہ ہو' جو مرد بازاروں میں آتے ہیں یا تمہیں بلاتے ہیں کل کسی اور کے پاس گئے ہوں گے اس طبقہ کا حال خود تمہیں ہم سے زیادہ معلوم کیا تم چاہتی ہو کہ وہ ناپاک اور گندے امراض کو لائے اور تم تک پہنچائے۔ سچ یہ ہے کہ جسے نہ عزت کا ڈر نہ جان کی پرواہ نہ اولاد کا دھیان' صرف مال کا خیال ہو اور چند ٹکے ہی عزت' آبرو' جان' اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو اس سے زیادہ بے عزت اور کون ہوگا۔

سچ بولنا کیا تم ایسی ہی ہو گئی ہو' اچھا یہی اور فقط یہی ہے تو انصاف سے بتاؤ کہ ایسے شخص میں اور کتے میں کیا فرق ہے۔ وہ بھی ایک ٹکڑے کے لئے دھتکارتا ہے' لکڑی کھاتا ہے' مگر پھر دوڑ دوڑ کر وہیں آتا ہے' اس انسانی صورت پر غرور نہ کرنا' ایسی صورت پتھر کی مورت بھی ہو سکتی ہے' ربڑ کی گڑیا کو بھی لباس پہنایا جا سکتا ہے' اصل صورت وہ ہے جو اعمال کے اعتبار سے قرار پائے آج بے عقل آدمی کو ہر شخص یہ کہتا ہے کہ گدھا ہے حالانکہ اس کی صورت آدمیوں کی سی ہے۔ اس طرح اس بے حیائی و بے غیرتی کے فعل کو اختیار کرنے والی صورتیں بظاہر آدمیوں کی سی معلوم ہوں' لیکن اگر کسی آنکھوں والے سے پوچھو گی تو وہ بتا دے گا بلکہ اگر کوئی روحانی دوربین رکھنے والے درویش مل گیا تو وہ دکھا بھی دے گا کہ خنزیر جیسے بے حیا اور بے غیرت جانور کی صورت ہے' اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں ہدایت دے۔

اللہ کی بندیو! جانوروں میں بھی مادہ ہوتے ہی ہیں' لیکن کیا تم کوئی مادہ ایسی بتا سکتے ہو کہ جس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے اس برے کام کو اپنا پیشہ بنایا ہو؟ افسوس تمہاری یہ حرکت تو انسانوں کی جماعت کو جانوروں کے سامنے بھی ذلیل بنا رہی ہے' ہمیں افسوس تو زیادہ اس بات کا ہے کہ وہ مال جو اس طرح حاصل کیا گیا ہو' اس سے تم نے کپڑے بنائے' اس سے تم نے کھانا کھایا' اس کی تم میں قوت آئی' اسی قوت نے تم نے عبادت بھی کی اور بعض نیک کام بھی کئے' بے شک تمہیں ان نیک کاموں کا ثواب ملنا چاہیے مگر کیا کیا جائے کہ اس گندہ مال اور گندی طاقت نے تمہاری تمام نیکیوں کو بھی گندہ کر دیا عمدہ شربت میں ایک قطرہ بھی نجاست کا مل جائے تو تمام گلاس خراب ہو جائے یہاں تو تمام کا تمام ہی شربت گندہ ہے۔

ان اللہ طیب لا یقبل الاطیب

اللہ پاک ہے صرف پاک ہی چیز قبول کرتا ہے

کتنی رنج کی بات ہے کہ ایک ذرا سے لطف کے لئے تم نے اپنی زندگی کی ایک بے بہا دولت کو یوں ہی لٹا دیا اس حسن ظاہری کو کب تک سنبھال سکتی ہو' جس کے بل بوتے پر آج کیا کیا ٹھاٹ جما رکھے ہیں کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

جوبن دھن پاؤنا دن چارا	جاگی گرب گرے سو گنوارا
پسو کی کھال کی بنے پنھیا	نوبت بڈھے نگارا
نر تیری چام کام نہیں آوے	جل بل ہو گئی سارا

نبی ﷺ کی وہ لاڈلی بیٹی جن کے نام کو سنتے ہی تم بلائیں لیا کرتی ہو' جن کے پیارے بیٹے کے غم میں تم چوڑیاں ٹھنڈے کیا کرتی ہو اور محرم کے چالیس دن ماتمی لباس پہن لیا کرتی ہو' اس قدر حیا و شرم والی کہ اس عالم سے پردہ کرنے کے بعد کے لئے بھی یہ خیال و غم کہ کوئی میرے بدن کے بناؤ کو نہ دیکھے' جنازہ پر معمولی چادر پڑی ہو گی تو بدن کا بناؤ معلوم ہو جائے گا پیارے باپ کے وصال کے بعد پہلے پہل خوشی کے آثار چہرہ پر اسی وقت نمودار ہوئے جبکہ ایک خادمہ نے جنازہ کے لئے گھوارے کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی یہ حیا اور تمہاری یہ حالت سبط مرتضی شہید کربلا علیہ وعلی ابیہ السلام نے جان دینا اختیار کیا مگر زان و فاسق یزید کی بیعت واطاعت کو گوارا نہ کیا' آج تم نے ان کا سوگ منایا مگر یاد رکھنا' یہ ہرگز کام نہ آئے گا' جب تک ان کے طریقہ کو اختیار کرے اس ناپاک پیشہ سے توبہ نہ کرو گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیاری بیٹی جنت کی سیدانی سے فرمائیں کہ اے فاطمہ عمل کیجئے قیامت کے دن یہ نہ پوچھیں گے کہ کس کی بیٹی ہو' یہ پوچھیں گے کہ کیا عمل لے کر آئی ہو؟

کیا تمہیں کبھی خیال ہیں آتا کہ تمہارا پیدا کرنے والا رب یوں فرما رہا ہے۔

لا تقربوا الزنا انه کان فاحشته وسا ء سبیلا

دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا' یہ تو بڑی ہی بے حیائی کی بات اور بہت ہی برا راستہ ہے

کیا تم نے کبھی نہیں سنا کہ تمہارے پیغمبر روحی فداہ فرماتے ہیں

من زنی اوشرب الخمر نزع اللہ منه الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسه

جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو اس طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان سر میں سے کرتا نکال ڈالتا ہے

تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ

ان اللہ یدنو من خلقه فیغفر لمن استغفر الاالبغی بفرجها

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتا ہے اور کوئی مغفرت طلب کرے اسے بخشتا ہے لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرمگاہ کا ناجائز استعمال کرتی ہی رہے۔

ہم نے جو کچھ کہا' تمہارے بھلے کے لئے کہا' ہم نہیں چاہتے کہ تم جنس انسانی سے ہو کر حیوانات بلکہ ان سے بھی بدتر زندگی گزارو' ہم نہیں چاہتے کہ تم اس اسلام کے نام پر بدنما داغ لگاؤ جو اس ناپاک فعل میں پھنسنے والوں کو واجب القتل قرار دے۔ ہم نے نبی ﷺ کا فرمان پڑھا ہے کہ۔

من سن سنه فله وزرها وزرمن عمل بها

جس کسی نے کوئی برا راستہ نکالا اس پر اس کا بھی گناہ اور جو اس راہ پر چلے اس کا بھی گناہ

آج تمہاری اس خراب و بیہودہ روش سے کتنے نونہالان چمن انسانیت برباد ہوتے ہیں یاد رکھنا کہ تم پر تمہاری تنہا بداعمالیوں کا بوجھ ہی نہیں بلکہ ان سب کی بداعمالیوں سے تمہارا نامہ اعمال سیاہ پر سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ہوتا رہے گا پھر اگر تمہاری اولاد یا پروردہ نے بھی اسی پیشہ کو اختیار کیا تو اس کی تمام بداعمالیوں جس طرح اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کریں گی تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہارے نامہ اعمال میں اسی طرح گنی جائیں گی' اس لئے کہ ان کی بنیاد تم نے ہی ڈالی پھر جب تک بھی تمہارے سدھانے کا یہ سلسلہ چلے ان میں سے ہر ایک بداعمالی تمہاری ہی بداعمالیوں میں اضافہ کرنے والی ہوگی' للہ اب بھی باز آؤ توبہ کا دروازہ کھلا ہے موت کا قاصد سر پر کھڑا ہے۔ اب بھی توبہ کرو اور شریفانہ زندگی اختیار کرو جو ہونا تھا ہو لیا وہ رب غفور اب بھی محبت کے ساتھ تمہیں پکار کر کہتا ہے۔

ھل من مستغفر فاغفرله

ہے کوئی مغفرت مانگنے والا جو بخشش چاہے اور میں اسے بخشوں۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

خلاف فطرت صورتیں:

تم نے ابھی پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ قدرت نے عجیب و غریب طاقت مرد و عورت کو عطا فرما کر اس کے استعمال کے لئے ہر ایک کی حالت کے مطابق آلات بھی عطا فرمائے زبان چکھتی ہے آنکھ دیکھتی ہے ہاتھ چھوتے ہیں کان سنتے ہیں لیکن اگر ان اعضا میں کوئی خرابی آ جائے مثلاً آنکھ کا کام ہے روشنی اور اجالے میں دیکھنا' تم سورج کو ٹھیک دوپہر کے وقت نظر جما کر دیکھو یعنی بینائی کا غلط اور بے جا استعمال کرو نتیجہ کیا ہوگا؟ بینائی جاتی رہے گی اسی طرح اگر کانوں سے غیر موزوں طریقوں سے کام لیا گیا' مثلاً توپوں کے چلنے یا جہاز کی سیٹی کی طرح سخت و درست کریہہ آوازیں یک لخت کانوں میں پہنچیں' تو بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ فوراً سننے کی طاقت جواب دیدے اور جاتی رہے ہم نے انجن اور ملوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دیکھا ہے کہ وہ بہرے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ دن میں آٹھ دس گھنٹے متواتر مشین کے چلنے کی آوازیں کان کے پردوں پر ایسا بوجھ ڈالتی ہیں کہ وہ بیکار ہو جائیں' اسی پر قیاس کر لو کہ وہ خاص آلے جو اس قدرت نے اس مخصوص قوت کے استعمال کے لئے دیئے ہیں اگر غلط طریق پر بے جا استعمال میں لائے جائیں گے تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔

حسن و شباب کا یہ گوہر لطیف اور جوانی کا یہ انمول خزانہ ناف کے نیچے ایک تھیلی میں محفوظ ہے اور اس کے باہر لانے کے لئے ایک آلہ اور رستہ معین' مردوں میں وہ رستہ جس کے ذریعہ یہ باہر آتا ہے ایک اسفنج کے جیسا بنا ہوا رکھتا ہے اور اسی میں ملے جلے پٹھے اور رگیں۔ اسفنجی جسم کے اندر جلدی سے

محسوس کرنے کی ایک خاص طاقت قدرت کی طرف سے رکھی گئی ہے اسی طرح عورت کے جسم میں بھی اس کے لئے خاص مقام فطرت نے مقرر کیا' اور دونوں کے ان مخصوص آلوں میں ایسی مناسبت رکھی کہ حقیقی لذت اور واقعی ذوق حاصل کرنے کے لئے انہیں دونوں جسموں کا ملنا ضروری اگر مصنوعی شکلیں اختیار کر گئیں اور بناوٹی چیزوں سے کام لیا گیا تو سراسر نقصان ہی نقصان وہ ہوس پرست جو فطرت کے مقرر کئے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کرتے ہیں دھوکہ کھاتے اور بعد میں پچھتاتے ہیں قدرت نے انسان کے بدن میں ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے فضلہ نکال کر پھینکنے کے لئے جو جگہ مقرر کی گئی اس میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی۔ باہر سے اندر لینے کی استعداد اس میں نہیں' عضلات اس دروازہ پر اس نگہبانی کے لئے ہر وقت تیار کہ کوئی چیز باہر سے اندر نہ جانے پائے' اگر خلاف فطرت اندر داخل کی جائے گی حفاظت کرنے والے عضلات زور لگائیں گے کہ وہ داخل نہ ہونے پائے وہ نازک جسم جو نرم اور مہین جھلی' باریک باریک رگوں میں سمٹنے اور کبھی پھیل جانے والے سبک پٹھوں سے مرکب ہے اس جنگ میں سخت مقابلہ کرنے کے سبب دبتا ہے۔ بھینچتا ہے اس کا سر کچلا جاتا ہے اس خلاف فطرت ملاپ نہیں بلکہ لڑائی کا نتیجہ یہ ہے کہ رگیں دب جائیں کمزور پڑ جائیں پٹھے خراب ہو جائیں اور محسوس کرنے کی طاقت بڑھ جائے جڑ کمزور ہو کر جسم کا بناؤ بگڑ جائے ممکن ہے کہ کسی جانب کجی بھی آ جائے' احلیل پر زور پڑنے سے ورم پیدا ہو سکتا ہے جس کا اثر مادہ مخصوص کی تھیلی تک پہنچ کر گدگداہٹ پیدا کرے گا اور بار بار کی اس گدگداہٹ سے ایک رقیق مادہ نکلنا شروع ہو گا اس مادہ کے بار بار نکلنے اور ہر وقت عضلات میں نمی رہنے کے سبب تمام پٹھے ڈھیلے پڑ جائیں گے رگوں میں رطوبت اتر آئے گی نیلی نیلی' موٹی موٹی رگیں چمکنے لگیں گی اور ہمیشہ اس طاقت سختی اور توانائی کو صبر کرنا پڑے گا جو اول جسم میں موجود تھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی رطوبت نکلتے نکلتے منہ پر جم جاتی ہے اور اس گندگی کی نالی میں رکنے کے سبب اندر زخم پڑ کر پیشاب میں جلن کا سخت مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بار بار یہ خلاف فطرت حرکت کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جھلی میں خراش پیدا ہو کر ہر وقت کی جھوٹی خواہش پیدا کرے گی کثرت کیساتھ اس خواہش کو پورا کرنے سے خزانہ خالی ہو جائے گا مادہ پورے طور سے بننے بھی نہ پائے گا کہ نکلنے کا سلسلہ بندھ جائے گا آخر جریان کی مصیبت لاحق ہو گی آنکھوں میں گڑھے چہرہ پر بے رونقی دل و دماغ کی کمزوری' غرض تمام اعضائے رئیسہ جواب دے بیٹھیں گے آخر اس خلاف فطرت حرکت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر انسان عورت کو منہ دکھانے اور دنیا کی زندگی میں وہ خاص لطف صحبت اٹھانے کے قابل نہیں رہتا ذرا سوچنا وہ وقت کیسی حیرت وندامت کا ہو گا جب ایک دوشیزہ پاکدامن اپنی تمام امیدوں کا مرکز تم کو بنائے ہوئے تمہارے پاس آئے گی اور تم اس حالت میں گرفتار ہو گے کہ شرم کے مارے سر بھی نہ اٹھا سکو گے۔ ادھر اپنی صحت و عافیت وتندرستی کو عمر بھر کے لئے کھویا ادھر دوسری پاک دامن بے گناہ کی حسرتوں کا خون کیا' نہ خود ہی زندگی کا لطف اٹھایا نہ دوسرے کو پانے کا موقع دیا پھل لانا تو کجا بیج ڈالنے کے قابل بھی نہ رہے۔

آج اس کل کی بات کے متعلق سوچو اور ابھی بھی اس ابھرتی جوانی میں اندھے نہ بن جاؤ' دیکھو دیکھو تمہارا ضمیر اس گندے' خلاف فطرت فعل پر تم کو خود ملامت کرے گا' اگر خدا پر ایمان ہے اور اس کے احکام کی تمہارے دل و دماغ میں کچھ قدر و قیمت' اس کے عذاب کا خوف اور عتاب کا ڈر' تو سنو' سنو وہ خداوند قدوس فرماتا ہے۔

اتاتون الذکر ان من العالمین وتذرون ماخلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون

(اشعراء آیت 165 - 166)

کیا تم دنیا میں لڑکوں کو ملتے ہو اور خدا نے تمہارے لئے جو بیویاں بنائی ہیں انہیں چھوڑتے ہو' یقیناً تم حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے سب سے پہلے اس ناپاک عادت کو اختیار کیا' حضرت لوط علیہ السلم نے انہیں بہت سمجھایا محبت بھرے انداز سے بتایا' پورا تاریخی واقعہ ہمارے تمہارے لئے درس عبرت کی شکل میں قرآن عظیم نے فرمایا۔

ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ماسبقکم بها من احد من العالمین انکم لتا تون

الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون (الاعراف ' آیات 80- 81)

لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدفعلی کرتے ہوئے جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے کی ہی نہیں' تم تو عورتوں کے بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو یقیناً تم حد سے بڑھنے والوں لوگوں میں سے ہو۔

لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدفعلی کرتے ہوئے جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے کی ہی نہیں' تم تو عورتوں کے بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو یقیناً تم حد سے بڑھنے والوں لوگوں میں سے ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان نالائق مردوں سے یہاں تک کہا کہ اگر تم کو اپنی نفسانی خواہش ہی پوری کرنے ہے تو میری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں' ان سے نکاح کرلو مگر لڑکوں پر تو نظر نہ ڈالو لیکن ان نابکاروں نے نہایت دریدہ دہنی سے ان کو یوں جواب دیا۔

مالنا فی بناتک من حق و انک لتعلم ما نرید

آپ کی صاحبزادیوں کی ہمیں خواہش نہیں آپ کو تو خبر ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔

آخرت وہ اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو غضب الٰہی حرکت میں آیا اور وہ تمام لوگ جو اس خبیث عادت میں مبتلا ہو کر آئندہ نسلوں میں بھی اس ناپاکی کو پھیلا رہے تھے اس طرح ہلاک کیئے گئے کہ

فاخذتھم الصیحۃ مشرقین فجعلنا عالیھا سافلھا و امطرنا علیھم حجارۃ من سجیل

(الحجر آیات 73 - 74)

پس سورج نکلتے وقت انہیں چنگھاڑ نے پکڑ لیا اور ان کی بستی کو اوپر نیچے کر ڈالا اور ان پر کھنگ کے پتھر برسائے۔

اس درس عبرت کو دیکھتے ہوئے بھی کیا آنکھیں نہ کھلیں گی اور ایسی ناپاک حرکت کی نیت رہے گی کیا یہ تمنا ہے کہ معاذ اللہ خدا کا وہی عذاب پھر آئے؟ کیا یہ خیال ہے کہ جب تک دیکھ نہ لو گے نہ مانو گے؟ جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عذاب کو اپنے سر پر لے چکے ہیں' ان کی صورتیں دیکھ لو' نہ چہرہ پر رونق' نہ رخساروں پر تازگی' منہ پر پھٹکار برستی ہے اس لئے کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے۔

ملعون من عمل قوم لوط (حدیث' رزین)

جس نے لوط علیہ السلام کی قوم کا سا کام کیا وہ ملعون ہے (پھٹکار کا مارا ہے)

ایک حدیث میں یہاں تک صاف صاف بتا دیا گیا کہ ایسا خلاف فطرت کام مسلمان کا کام نہیں۔

من اتی شیئا من النساء او الرجال فی ادبار ھن فقد کفر

جس نے عورتوں یا مردوں سے ان کے پیچھے کے مقام میں جائز سمجھتے ہوئے مجامعت کی یقیناً اس نے کفر کیا۔

اس ناپاک کام سے یہاں تک بچایا گیا کہ اس کے مقدمات کو بھی اس فعل میں شامل فرمایا گیا۔ انہیں بھی لعنت کا سبب بتایا' خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے' چھپی باتیں' آئندہ واقعات بتانے والے' مخبر صادق فرماتے ہیں ﷺ۔

سیکون فی اخر الزمان اقوام یقال لھم اللوطیہ علی ثلاثۃ اصناف فصنف ینظرون ویتکلمون وصنف ینظرون ویتکلمون وصنف یصافحون ویعانقون وصنف یعملون فالک العمل ملعنۃ اللہ علیھم الا ان یتوبوا فمن تاب تاب اللہ علیہ

کہ آخر زمانہ میں تین قسم کے لوگ ہوں گے جن کو لوطی کہا جائے گا ایک وہ جو لڑکوں کو فقط گھوریں گے اور باتیں کریں گے ایک وہ جو ان سے مصافحہ اور معانقہ کریں گے ایک وہ جو (ان لڑکوں) کے ساتھ فعل بد کریں گے' ان سب پر خدا کی مار پھٹکار ہو' مگر وہ جو توبہ کر لیں جس نے سچی توبہ کر لی اللہ نے قبول کی۔

اس شخص پر مالک عالم کی نظر کرم کیوں ہو جو اس کی مرضی اس کی فطرت اس کے قاعدہ کے خلاف اپنی بیش بہا' بیش قیمت دولت کو برباد کرے۔

لا ینظر اللہ الی رجل او امراۃ فی الدبر

جس شخص نے مرد یا عورت سے اس کے پیچھے کے مقام پر مجامعت کی اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

غیر عورت اجنبی خاتون کے ساتھ غیر قانونی صورت سے آگے کی طرف ملنے میں ایک خفیف سا احتمال یہ ہو بھی سکتا ہے کہ اگر حمل ٹھہر گیا اور اس نے اسے گرایا تو اگر بچہ پورا بن گیا تھا اور پھر پھینکا گیا تو کوڑے پر یا نالی میں پڑ کر کسی صورت سے شاید پیدا ہونے والا بچہ جانبر ہو بھی جائے اگر چہ اس ضائع کرنے والے نے تو ضائع کرنے پھینکنے اور اس طرح اس کے قتل کا سامان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی' لیکن اس خلاف فطرت صورت میں وہ احتمال ضعیف بھی نہیں لڑکوں کے پاس یا عورت کی پچھلی طرف وہ آلہ ہی نہیں جہاں یہ مادہ ٹھہرے اور بچہ بنے اس لئے بچہ بننے سے پہلے بیج ہی ضائع ہو گا' اس لئے بیج کے ضائع کرنے والے قاتل کی سزا بھی وہی قتل ہے چنانچہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا۔

ارجموا الاعلی والاسفل ارجمو جمیعا یعن الذی عمل قوم لوط (الحدیث)

قوم لوط کا سا فعل کرنیوالے کو سنگسار کرو' اوپر والے نیچے والے دونوں ہی کو سنگسار کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ نے تو اس فعل خبیث کے فاعل کے معمولی قتل پر بس نہ کی بقول بعض اس کو آگ میں جلایا۔
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر دیوار گرائی اس لئے کہ اس ناپاک فعل میں تو انسان جانوروں سے گیا گزرا ہوا' نر اور مادہ کی رعایت وہ بھی رکھیں' اپنی جنس کو وہ بھی پہچانیں۔ اس نے اگر عورت کی جگہ مرد کو دی' یا ان پنڈت صاحب کی طرح جن کی خبر ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں پڑھی' اپنی جنس کو بھی چھوڑا' گائے پر نظر ڈالی تو اسلام اپنے جامع احکام میں بہائم کو اپنی آلودگی سے ملوث کرنے والے کو بھی اس سزا کا مستحق گردانتا ہے حدیث میں آتا ہے۔

من اتی بھیمة فاقتلوه واقتلو ھامعه

جو شخص چوپائے کے ساتھ فعل بد کرے اسے اور اس چوپایہ دونوں کو قتل کر دو۔

اس فاعل تو فاعل' اس چوپایہ کو بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا' لوگوں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ چوپایا نے کیا بگاڑا انہوں نے فرمایا اس کی وجہ اور سبب تو میں نے رسول ﷺ سے نہیں سنا مگر حضور نے ایسا ہی کیا بلکہ اسکا گوشت تک کھانا ناپسند فرمایا۔

اقتلوا الفاعل والمفعول به فی عمل قوم لوط

قوم لوط علیہ السلام کے سے فعل بد والے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

مفعول بھی اس قتل میں شریک اس ناپاک کی سزا بھی یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے تاکہ خبیث عادت دنیا میں اور پھیلنے نہ پائے یہ وہ ناپاک فعل ہے جو انسانی فطرت کے خلاف عقل کے خلاف' مذاہب اور دین کے خلاف خود تمہاری تندرستی اور عافیت کے خلاف بلکہ سچ پوچھو اور انصاف سے دیکھو تو تمہارے نفس کی لذت کے بھی خلاف ہے۔
بولو کیا تم بچو گے؟

استمنا بالید

اپنے ہاتھوں خاص قوت کی بربادی:

تم نے ابھی اس سے پہلے باب میں دیکھا کہ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اور اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تا کہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ با آسانی سمجھ میں آ جائے۔
پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو (1) سر (2) درمیانی جسم (3) جڑ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے پٹھوں' موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں' یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع' اس جھلی میں پٹھوں کے باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار' سیون کی طرف ایک باریک پٹھہ ہے جو زندگی کی روح کو

یہاں لاتا ہے اس کے درمیان ایک نالی ہے جو پیشاب اور مادہ خاص کو لاتی ہے اس میں بھی پٹھوں کے باریک تار موجود ہیں۔

سر بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں' گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو' ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا ادھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا۔ دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تنا رکھا یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آ جائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے یا تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ کھجلی خشکی اور بڑھاتی ہے کھجانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دکھ جاتی اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے' کھجاؤ گے' وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو' عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگرچہ مرد کا جسم رگڑ ضرور رکھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکھن' خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے۔ اس کے مقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن' ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت اور پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت' ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے' وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں' رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار معاذ اللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے' نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذکی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے رگوں کی سستی پٹھوں کی خرابی' جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے' اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا' رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہو گی رگیں پھیل نہیں سکیں گی لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا' سختی جاتی رہے گی' جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں' اگر کوئی بے زبان عصمت و عفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدنصیب حقیقتاً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہو گا' اس لئے کہ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا اور حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا' یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے' ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب' نظر کمزور ہو گی' کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی' مزاج پر چڑ چڑا پن ہو گا' خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا جنون ہے تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کی غذا پہنچانے کے بعد بچا' بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا' قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح کال دیا گیا تو قلب کمزور ہو گا' دل دھڑکے گا ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دارومدار جسم کو خون نہ پہنچا' روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آ ئی تو جگر کا فعل خراب ہوا' گردوں کی گرمی دور ہوئی۔ معدہ پر اثر پڑا وہ خراب ہوا' بھوک کم ہوئی ضعف نے اتنا دبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا نہ دن کا چین رہا' نہ رات کا آرام' رات کو سوئے آرام کیلئے مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں کیا ہوا ہی کر دکھایا جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا۔ صبح اٹھے تو بدن سست ہے جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چپکی ہوئی ہیں اس لئے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لئے نہ تھا جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے' یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو' دریافت کر لو جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔ ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جیسے "زرد" و "دبلا" "کمزور" وحشیانہ شکل وصورت کا پاؤ' جس کی آنکھوں میں گڑھے

پڑ گئے ہوں پتلیاں پھیل گئی ہوں شرمیلا ہو' تنہائی کو پسند کرتا ہو اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار طبیب' اعلیٰ درجہ کے معالج اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض تپ دق پر غور کرنے پر ثابت ہوا کہ ان میں سے 186 عورتوں سے کثرت سے ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے 414 صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب' باقی دوسرے امور بعض اسباب سے 124 پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں اول اول پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے' پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا اسی مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امراض کی جان (خود کردہ را علاجے نیست)

اگر چہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشواری ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے' اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو ہوشیار رہو جنون جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا' ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے' اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا سر پکڑ کر روؤ گے اپنی جان کو کھوؤ گے مگر

''پھر پچھتائے کیا ہوئے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''

آج ہی سنبھل جاؤ۔ اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ ہوشیار۔ ہوشیار اپنے آپ کو سنبھالو ذرا صبر کرو۔ ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا با قاعدہ نکاح کر دیں' اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو' یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو' لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے' جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے' اگر خدانخواستہ نصیب دشمناں کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ' مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا' نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا' یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا' سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کرو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے بغیر شرمائے اسے سارا اپنا کچا چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیں امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائیگی۔

تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچ کہ وہ تو دیکھ رہا ہے اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا' اس کی سزا بتائی' اس نے لواطت کو حرام کیا اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں کہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے' لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لئے کافی نہیں ہو سکتی جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ' دنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

ناکح الید ملعون

(ترجمہ) ہاتھ کے ذریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی' لللہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چھری:

قلم حیا کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے' زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے' مگر یہ حیا کا سبق ہے بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لئے یہ دردِ دل کا بیان ہے اصلاح کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا' ان عصمت کی دیویوں ان نرم و نازک گلاب کی پتیوں سے جن کو زمانہ کی باد سموم کملانے کے لئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا' ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے آ رہے ہیں' فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑہ اٹھایا ہے یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا بقیہ ممالک کے طبقہ نسواں کو بھی اسی طرف دھکیلے جا رہی ہے عفت و عصمت' شرم و غیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں

ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی' مصر و شام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بچی کچی تھوڑی سی ہندوستان کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں بلکہ بعض مکانوں کی چہار دیواریوں میں کہیں کہیں نظر آ جاتی ہے کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گراں مایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان' غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے ابن ام مکتوم جیسے نابینا کو بھی گھر کی چہار دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ رب نے اپنے کلام میں **یغضضن من ابصار ھن** (عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھیں) فرمایا سر سے آنچل ہٹنے لگے' بدن کھلنے لگے' حالانکہ رب نے **ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن** (وہ عورتیں اپنا گھونگھٹ اپنے گریبانوں میں ڈالیں) کہہ کر ان کی شرمیلی حیاؤں کی جتایا' پیاری بیٹیو عزیز بہنو تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا جو نوجوان مردوں کو دیا گیا' بیشک اس کا بے جا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اس طرح ہلاکت میں ڈال دے گا' جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سر آتا ہے' بے شک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سن لو' سن لو وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو درہ جس کی سزا قتل جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا۔ اسلام نے یہودیت نے' عیسائیت نے اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی' تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مردوں کے لئے ہاں ہاں ذرا تم غور سے اس حدیث کو پڑھو۔

العین زنا ھا النظر والرجل زناھا المشی والاذن زنا ھا الاستماع والید زنا ھا البطش واللسان زنا ھا الکلام والقلب ان یتمنی ویصدق ذالک اویکذب الفرج

غیر محرم کی طرف دیکھنا' آنکھ کا زنا ہے' پیروں سے اس کی طرف چلنا' پیروں کا زنا' کانوں سے اس کا کلام سننا' کان کا زنا' زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا دل میں اگر غیر محرم کے ناجائز ملاپ کی تمنا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔

یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ ملک کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا' حدیث میں آیا ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ

خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے

خدائے قدوس نے اپنے نبی ﷺ سے تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے۔

وقل للمومنات یغضضن (سورہ نور)

یا رسول اللہ ﷺ مومنہ عورتوں سے فرما دیجئے کہ ذرا اپنی آنکھیں نیچی ہی رکھیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار نہ دکھائیں' مگر وہ چیز جو کھلی ہی رہتی ہے اپنا گھونگھٹ گریبان پر ڈالے رکھیں' اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے شوہر باپ اخسر یا سگے بھائی یا سگے بھتیجوں یا بھانجوں یا عورتوں غلاموں یا ایسے کمیرے مردوں ان سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا اپنے بچوں کے سوا جن کو ابھی عورتوں کے اسرار کی خبر ہی نہیں کو نہ دکھائیں نیز اپنا چھپا ہوا سنگار

من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعاً (سورہ نور ' آیت 31)

دکھانے کے لئے پاؤں سے دھمک دیں' سب کے سب مل کر اللہ سے توبہ کریں۔

یہ امتیاز زبردست ہدایت نامہ' تمہارے ہی حق میں نازل ہوا' تمہیں اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسل انسانی کی بقاء و تحفظ کا دارو مدار ہے تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی' تمہاری عادتیں' تمہارے اخلاق تمہاری اولاد میں فطرتاً اثر کرنے والے ہیں تم جس کو سدھاؤ گی وہ اسی طرح سدھیں گے جس حال میں تم کو دیکھیں گے اس کی نقل وہ بھی کریں گے۔ تم پڑھ لو اچھی طرح سمجھ

لو کہ عفت وعصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردے پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے حدیث میں آیا۔

اتقوا مواضع التهم

اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے ہی بتایا گیا ہے

لا يخلون رجل بامراة الاكان ثالثها الشيطان (ترمذی)

ہوشیار رہنا مرد و عورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشيطان يعدكم الفقر ويامركم بالفحشاء

شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بے ہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔

مرد تو مرد، عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں تمہارے لئے ممنوع بلکہ حدیث میں صاف آیا نبی ﷺ نے فرمایا اور مردوں عورتوں کیلئے ایک حکم سنایا۔

لا ينظر الرجل الى عورة الرجل والمراة الى عورة المراةولا يقصى الرجل الى الرجل فى ثوب واحد ولا يقصى المراء ة الى المراء ة فى ثوب واحد

کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور ایک مرد کسی سے دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان جایئے اس طبیب امت حکیم ملت نبی رحمت ﷺ کے کہ جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرما دیا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ، عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر اور جو نقصان طبی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا، وہی عورتوں کی شرارت وخباثت سے ہویدا جس طرح مرد کے جسم کے لئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی فطرت کے قاعدہ کے توڑے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا کہ جسم خاص کی رگیں پٹھے دب کر ہمیشہ کے لئے خراب و برباد ہو جائیں عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک ولطیف وذرا سی بے جا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کے لئے بالکل نکما ہو جائے گا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی اور عمر بھر کے لئے بیکار بنانے والی پہلا صدمہ نرم ونازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی بار بار کی حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان اور جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو بے ہوشی کے دورہ پڑیں وہ اپنی جن اور

بھوت پریت جورات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں۔ یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا۔ اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت مادہ کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور سیلان الرحم کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا ڈھیلا پن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑا پن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا اور تپ دق کے مرض لاعلاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں بعض بے سمجھ مردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں حاشا، حاشا، یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ نہیں جس کی سزا سو درہ یا سنگساری کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا، ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری و باقی رہے صاحب شریعت علیہ

الصلوۃ والسلام نے تو صاف بتا دیا کہ۔

السحاق بين النساء زنا بينهن

عورتوں کا آپس میں (خاص صورت سے) ملنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

پھر تاکید فرمائی۔

لا تزوج المراء ة المراء ة ولا تزوج المراء ة نفسها فان الزانية التى تزوج نفسها

نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے' نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب
کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہے

غیب کی خبریں لانے والے' اچھی باتیں بتانے والے آئندہ واقعات سنانے والے' اس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے' آج ہم احکام دین بتانے میں شرمائیں تو شرم نہیں بے حیائی ہے۔ جو اس کو چھپانا چاہیں' وہ بے حیا' کل خدا کو کیا منہ دکھائیں گے' دیکھو دیکھو اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو ایک ایک بات کو برابر کرلو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

عشر خصال عملها قوم لوط بها اهلكو ا وتزيد هاامتى خلصة ايتان رجل بعضهم بعضا ورميهم بالجلاهق والخذف والعبهم بالحمام وضرب الافوف و شرب الخمور و قص اللحية وطول لشارب والصفير والتصفيق ولباس الحرير و تزيدها امتى خلصة ايتان النساء بعضهن بعضا

دس عادتیں ہیں جنہیں قوم لوط نے اختیار کیا اور اسی لئے وہ ہلاک کردی گئی میری امت ان دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (1) مردوں کا مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا (2) غلیل بازی کرنا (3) گولیاں کھیلنا (4) کبوتر بازی کرنا (5) ڈھول باجے بجانا (6) شرابیں پینا داڑھی منڈوانا یا کتروانا (7) مونچھیں بڑھانا (9) سیٹی اور تالی بجانا (10) مردوں کا ریشم پہننا اور میری امت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں گے۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے' ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواریوں میں بند ہو کر کوٹھڑیوں میں چھپ چھپ کس طرح نسل انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے یا اللہ ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں' ہمارے کان کیا سن رہے ہیں جنون جوانی مرد' عورت دونوں کو دیوانہ بنایا ہے "حیا" شرم کے مارے اپنا منہ چھپائے کسی گوشہ کو یا کنار دریا پر جا بیٹھی شرم وغیرت حیا کے سبب پردے سے باہر نہیں آتی۔

دعا:

الٰہی رحم فرما ہمارے بچوں اور بچیوں کو عقل دے شعور دے کہ وہ اپنے بھلے برے کو سمجھیں خداوندا انہیں ایمان دے' اپنا خوف دے کہ وہ دین مذہب کو جانیں' اس کے احکام کو پہچانیں' تیری مرضی کے مطابق چلیں' اور تیری رضامندی کی طلب میں مریں۔

وما توفيقى الامن عندالله العلى الاعلى وصلى الله تبارک و تعالیٰ على حبيبه ونبيه سيدنا ومولانا محمد ان المصطفیٰ وعلى له وصحبه اهل التقى والنقى وابنه وحزبه فى مامضى وفى مابقى

تمت بالخير